﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 24 ستمبر 2010ء | 14 شوال 1431 ہجری قمری ❁ 24 تبوک 1389 ہجری شمسی | شمارہ 39

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے :

”اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے۔

(سن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ۔ حدیث نمبر 4430)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ بیعتیں۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک میں ٹی وی پروگراموں اور ریڈیو کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر اوران کے نیک اثرات۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے ذریعہ افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمات انسانیت کی مختلف مساعی کا تذکرہ۔ سات ممالک میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی فراہم کی گئی۔ 485 ہینڈ پمپ لگا کر پانی فراہم کیا گیا جس سے لاکھوں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ 400 افراد پر مشتمل ایک Model Village بنانے کا منصوبہ

ہیومینیٹی فرسٹ گزشتہ 16 سال سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ اس کے تحت اس سال 16 لاکھ 70 ہزار سے زائد افراد کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 51,140 افراد کو طبی سہولیات فراہم کی گئیں۔ 21,498 طلباء کو تعلیمی وظائف دیے گئے۔ بینن میں یتامیٰ کے لئے ایک عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو روزانہ کی بنیاد پر خوراک دی جا رہی ہے۔ مختلف ممالک میں خدمت انسانیت کے کاموں کا اجمالی تذکرہ۔

اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں 656 تعلیمی ادارے خدمت میں مصروف ہیں۔

87 ممالک سے واقفین نو کی کل تعداد 41 ہزار 220 ہوگئی ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ، پریس اینڈ پبلیکیشن کے شعبوں کی کارکردگی کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 119 ممالک کی 407 قوموں سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ 58 ہزار 760 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ نومبائعین سے رابطہ اور بیعتوں کے دوران ظاہر ہونے والے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اب یہ تعداد ایک لاکھ 9 ہزار ہو چکی ہے۔

احباب کی مالی قربانی کے ایمان افروزواقعات کا تذکرہ۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و انعامات کا روح پرور تذکرہ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(ساتویں قسط)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل

MTA انٹرنیشنل میں اس وقت مینجمنٹ بورڈ کے ماتحت چودہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل 122 مرد اور 63 خواتین ہیں جو اللہ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثریت والنٹیئرز کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دفعہ MTA العربیۃ بھی جلسے کی کارروائی کچھ وقت کے لئے علیحدہ نشر کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA پر جو نئے پروگرام شروع ہوئے ہیں ان میں اردو میں راہِ ھدیٰ اور تاریخی حقائق، انگریزی میں Faith matters اور Real Talk، بنگلہ میں شوتر سوندھانے، عربی زبان میں سَبِیْلُ الْھُدیٰ اور کبابیر سے براہِ راست ہفتہ وار پروگرام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ان پروگراموں کا بڑا فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ یہ Live

پروگرام ہیں، سوال جواب بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے سے کافی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتیں

حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ڈیٹرائٹ امریکہ میں ایک عرب خاتون اور ان کی والدہ نے ایم ٹی اے العربیہ کمپیوٹر میں دیکھا اور جماعت کے پیغام سے بہت متاثر ہوئیں۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ پروگرام کہاں سے ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے؟ اور کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اس پروگرام کے ذریعے ان کی احمدیت میں دلچسپی بڑھتی گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جب انٹرنیشنل بیعت کا پروگرام دکھایا جا رہا تھا تو انہوں نے جوشِ جذبات میں اپنے ویڈیو مانیٹر پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی اور جماعت میں شامل ہو گئیں۔ بعد میں انہوں نے ڈیٹرائٹ جماعت سے رابطہ کیا۔

امسال جماعت احمدیہ بینن کو مختلف مقامات پر بالخصوص نومبائع جماعتوں میں ایم ٹی اے لگانے کی توفیق ملی۔ اس بارہ میں مختلف جگہوں سے بڑے ہی دلچسپ جذبات دیکھنے کو ملے۔ ناصر احمد محمود لکھتے ہیں کہ کپانک پاڈے (Kpankpade) جماعت میں خاکسار اور ملک ریحان احمد مبلغ سلسلہ ایم ٹی اے لگانے گئے تو انسٹال کرنے پر اس جماعت کے ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور میرا بڑے پیارے انداز میں شکریہ ادا کرنے کے بعد رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے، نامعلوم کس وقت بلاوا آ جائے، جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ رہی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں، میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گئے اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ مَیں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

باسا ریجن سے ہمارے مبلغ مجیب صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایم ٹی اے لگانے کے بعد دو جماعتوں اکپاری اور اپاپاایُو کا دورہ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ خوشی خوشی ایم ٹی اے کے سامنے بیٹھے ہیں اور پوچھا کہ کچھ سمجھ بھی لگتی ہے کہ نہیں تو کہنے لگے کہ نہ تو ہمیں فرنچ آتی ہے نہ ان کی زبان، جب معلم آتا ہے تو ہمیں کچھ بتا جاتا ہے۔ اور ہم تو حضور کی بچوں کی کلاس، اور بڑوں کے ساتھ کلاس دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضور ہمارے اندر موجود ہیں۔ اب تو ہمارے بچے بھی ویسے ہی کپڑے پہننے لگے ہیں جس طرح اس کلاس میں بچے بچیاں پورے تن بدن ڈھانک کر بیٹھتی ہیں۔

ایک افغانی خاتون سے ایک احمدی فیملی کا رابطہ ہوا جو وہاں answer board ہے، جب انہیں علم ہوا کہ جن سے تعارف ہوا ہے وہ احمدی ہیں تو اس افغانی خاتون نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میں ایک لمبے عرصے سے ایم ٹی اے دیکھ رہی ہوں اور یہ جو بزرگ آتے ہیں ان کی بہت مدّاح ہوں کہ بڑے پیارے انداز سے وہ بچوں کو باتیں بتاتے ہیں اور اسلام سکھاتے ہیں۔ جب ان کا پروگرام آتا ہے تو میں بچوں کو ٹی۔ وی کے سامنے بٹھا دیتی ہوں کیونکہ اس سے بہتر تربیت کا اور کوئی ذریعہ میرے پاس نہیں، اب یہ فیملی احمدیت کے کافی قریب آ گئی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

حضور انور نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے علاوہ اس سال 1308 ٹی وی پروگراموں کے ذریعے 1441 گھنٹے اور 30 منٹ وقت ملا اور دس کروڑ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔ اسی طرح مختلف ممالک کے ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 3303 گھنٹے پر مشتمل 4164 پروگرام نشر ہوئے، جن کے ذریعے ایک محتاط اندازے کے مطابق سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ افریقن ممالک میں ریڈیو کے ذریعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ برکینا فاسو میں جو جماعت کا ریڈیو اسلامک ہے دو ملین آبادی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اسی طرح مالی میں بھی 1200 گھنٹوں پر مشتمل پروگرام ریڈیو چینلز پر نشر ہوا۔ سیرالیون میں روزانہ آٹھ گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں۔ غانا میں جماعت کے پروگراموں کو کافی کوریج ملتی ہے۔ 263 گھنٹوں پر مشتمل 375 پروگرام نشر ہوئے۔ نائیجیریا میں 112 گھنٹوں پر مشتمل 205 پروگرام نشر ہوئے۔ اسی طرح ٹی وی پر 276 گھنٹوں پر مشتمل 374 پروگرام نشر ہوئے۔ گیمبیا میں بھی میڈیا کافی کوریج دے رہا ہے۔ گنی بساؤ، بینن میں، اسی طرح کافی ممالک ہیں، آئیوری کوسٹ، نائیجر، یوگنڈا، ٹوگو، مڈغاسکر، کانگو برازویل، کانگو کنشاسا، گیانا، جزائر فجی، سورینام، نیوزی لینڈ، انڈونیشیا، ہندوستان، اور ہندوستان میں جو پروگرام ہو رہے ہیں چنائی کے علاقے میں ان کا تامل بولنے والوں پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے ریڈیو پروگرام بے حد مقبول ہیں۔ ڈاسا ریجن جو ہے، بینن میں انہوں نے پہلی بار تبلیغی اور تربیتی پروگرام اور میرے خطبات سنانے شروع کئے۔ ریڈیو کے مالک جب پہلا کنٹریکٹ ختم ہوا تو ہمارے ریجنل مبلغ مجیب احمد منیر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ معاہدہ نہیں کرتے تب تک کے لئے آپ اپنی کیسٹس ہمیں دے دیں ہم مفت ان کو نشر کرتے رہیں گے۔ جس طرح آپ کی جماعت انسان کے اخلاق کو تعمیر کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس طرح کوئی اور جماعت نہیں۔ اس لئے ہم معاہدے کے علاوہ بھی آپ لوگوں کی کیسٹس چلائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ بینن کے شمال میں چھ سو پندرہ کلومیٹر دور ایک شہر داسا پیانکو ہے جہاں کا ریڈیو اس سارے علاقے کو کور کرتا ہے۔ وہاں کے مبلغ مظفر احمد ظفر صاحب ہر جمعہ کے دن میرا خطبہ نشر کرواتے ہیں۔ تبلیغی پروگرام بھی کرتے ہیں۔ بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک غیر احمدی ملّا نے ریڈیو سے وقت لے کر ہمارے خلاف زہر اگلا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ دورانِ پروگرام ہی اس شہر کے چیف نے ریڈیو والوں کو فون کیا کہ ہم جماعتِ احمدیہ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ احمدی تو اپنے پروگراموں میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں جبکہ مُلّاں فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے اس کو بند کیا جائے۔ اس پر ریڈیو والوں کو اس مُلّاں کا پروگرام بند کرنا پڑا اور وہ وفد بن کر پھر جماعت کے پاس معافی مانگنے آئے۔

حضور نے بتایا کہ بینن کے ریجن پوبے (Pobe) کے ریڈیو پر جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار تبلیغی تربیتی پروگرام چلتا ہے۔ لوکل مشنری یحیٰ صاحب یہ پروگرام کرتے ہیں۔ چند دن پہلے ہی ایک پروگرام قرآنِ کریم اور بائبل کے حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے نبی ہونے اور خدا کا بیٹا نہ ہونے پر ہوا۔ ایک پادری نے ریڈیو والوں کو فون پر دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ یہ پروگرام بند کریں عیسائیت کی ساری عمارت زمین پر آ گری ہے۔ اسے بند کریں ورنہ ریڈیو کو نقصان پہنچائیں گے۔ ریڈیو کے مالک پر اس قدر پریشر تھا کہ ہمارا پروگرام جو ایک گھنٹے کا تھا درمیان میں بند کروا دیا گیا جس پر ہمارے ریجنل مبلغ قیصر محمود طاہر نے ریڈیو والوں سے اس پادری کا فون نمبر لے کر رابطہ کرنا چاہا تو پادری صاحب نے بات سننے سے انکار کر دیا۔ جب ہم نے ریڈیو کے ڈائریکٹر کو ساری تفصیل بتائی کہ ہم نے جو بھی بات کی ہے قرآنِ کریم اور ان کی مقدس کتاب بائبل سے کی ہے، اپنا تو کچھ بیان نہیں کیا تو ڈائریکٹر صاحب نے ساری بات سمجھ کر اس پادری صاحب سے خود رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ پادری کے رویے اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا اتنا اچھا اثر اس ڈائریکٹر پر ہوا کہ انہوں نے ہماری اسی قیمت میں ایک گھنٹہ سے بڑھا کر وقت دو گھنٹہ کر دیا۔ بلکہ ڈیڑھ گھنٹے کا پروگرام فری بھی چلایا۔ اور اللہ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کا موقع مل گیا۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

حضور نے احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ارکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ بھی اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کے والنٹیئرز، نوجوان، ینگ لڑکے بھی، سٹوڈنٹس بھی اور انجینئرز وغیرہ بھی، افریقن ممالک میں جا کر پانی کے پمپ لگانے اور سولر انرجی کے پینل وغیرہ لگا کر بڑی ریسرچ کر کے چیزیں تلاش کرتے ہیں پھر جا کر لگاتے ہیں۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون اور برکینا فاسو میں 160 مقامات پر بجلی فراہم کی جا چکی ہے اور سولر سسٹم لگایا جا چکا ہے۔ برکینا فاسو اور بینن میں مزید پچیس پچیس سولر سسٹم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگست میں ہمارے انجینئرز کی ٹیم وہاں جا کر ان کو انسٹال کر دے گی اور جہاں جہاں بجلی مہیا کی گئی ہے اللہ کے فضل سے ایم۔ ٹی۔ اے سے بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 1500 سولر لینٹرنس چھ ملکوں میں بھجوائی گئی ہیں۔

صاف پانی مہیا کرنے کا کام ایسوسی ایشن کر رہی ہے اور افریقہ کے مختلف ممالک کے دورے کر کے واٹر پمپ لگائے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک رپورٹ کے مطابق کل 485 ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں جن میں بینن میں 65، برکینا فاسو میں 189، غانا میں 34، آئیوری کوسٹ میں 51، نائیجر میں 60، گیمبیا میں 22، مالی میں 64 پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے لاکھوں لوگ ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور نقشے اور مختلف کام جو ہیں وہ بھی آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کر رہی ہے۔ اور کچھ ماڈل ویلج بنانے کا بھی ان کا پروگرام ہے جن کی تعمیر انشاء اللہ ابھی شروع ہو جائے گی۔ پہلا جو ماڈل ویلج ہے، ایک گاؤں برکینا فاسو میں مہدی آباد کے نام سے بنایا جا رہا ہے۔ اس میں پینے کا پانی ہر گھر میں ٹونٹی کے ذریعے سے، بجلی کی فراہمی سولر پاور کے ذریعے سے ہو گی۔ اسی طرح جو 400 افراد کی آبادی ہے اس میں 26 ہزار لیٹر کا پانی اور سولر لائن، سٹریٹ لائٹ وغیرہ اس گاؤں میں مہیا کی جائیں گی۔ زراعت کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا۔ جس سے پھل اور سبزیاں لگائیں گے اور اس کے لئے ڈیزائننگ اور پلاننگ مکمل ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ایک گاؤں کا یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اور ایک ایک کر کے پھر انشاء اللہ یہ سہولیات باقی کچھ ملکوں میں بھی مہیا کی جائیں گی۔

Humanity First

حضور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ جو کہ گزشتہ سولہ سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک ہیں۔ اسی طرح مختلف ممالک ہیں جہاں بعض

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

لہو بہہ رہا ہے

(ڈاکٹر نجم الحسن صاحب اور پیر حبیب الرحمٰن صاحب شہید کے نام)

زمیں پرُ حسینی لہو بہہ رہا ہے — مسلسل وہی غم یہ دل سہہ رہا ہے
سر کربلا پھر کوئی کہہ رہا ہے — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
لہو ہے محبت کے روشن چمن کا — کہ انسانیت کے اُدھڑتے بدن کا
برا حال ہے آج دشت و دمن کا — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
شرافت کہیں منہ چھپائے کھڑی ہے — کُلاہِ رذالت میں کلغی سجی ہے
سیاست یزیدوں کی باندی بنی ہے — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
نگر در نگر کوندتی بجلیوں کا — یہ منظر بپھرتے ہوئے پانیوں کا
یہ سیل رواں ہر طرف آنسوؤں کا — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
زمانہ بنا کر ہدف پھر وفا کو — سمجھتا نہیں عاشقی کی ادا کو
نہیں چھوڑتا رسمِ کوئے جفا کو — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
عذابوں پہ ٹوٹے عذاب اور یوں ہے — شریعت ہے بے حال، دیں سرنگوں ہے
وہی کذبِ مُلّا، وہی کُشت وخوں ہے — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے
عجب نفرتوں کی ہوا چل رہی ہے — نحوست میں تہذیبِ شر ڈھل رہی ہے
فلک رو رہا ہے، زمیں جل رہی ہے — لہو بہہ رہا ہے، لہو بہہ رہا ہے

(جمیل الرحمن۔ لندن)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر111

مکرم محمد شریف عودہ صاحب

(2)

کرشمہ ہائے دعائے خلافت

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد خلافت کے آغاز کی بات ہے۔مَیں اس وقت مرکزِ جماعت میں احمدیوں کے آنے والے خطوط ان کے گھروں میں پہنچایا کرتا تھا۔مجھے یاد ہے ایک دوست مکرم طٰہٰ عبدالمالک صاحب نرینہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ان دونوں میاں بیوی نے حضور انور کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمارے ہاں بیٹیاں ہی پیدا ہوتی ہیں، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹے کی نعمت سے بھی نوازے۔حضور انور نے ان کے ہاں نرینہ اولاد عطا ہونے کی دعا کی۔یہ خط بھی مَیں ہی ان کو دینے کے لئے گیا۔اس وقت یہ لوگ بہت خوش اور پُر امید تھے کہ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کی دعا سنے گا اور انہیں بیٹا عطا فرمائے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹا عطا فرمایا جس کا نام انہوں نے عبد المالک رکھا اور آج یہ لڑکا خدا کے فضل سے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کبابیر میں ہی وکالت کے پیشہ سے منسلک ہے۔

❁......آج سے 16 سال پہلے کی بات ہے کہ ہمارے ساتھ کبابیر سے چند احمدی عورتیں بھی جلسہ سالانہ UK میں شرکت کے لئے تشریف لائیں جن میں سے ایک مکرمہ عطاف عودہ صاحبہ زوجہ عزات ہاشم صاحب اور ایک اور بہن مکرمہ نوال عمر صاحبہ بھی تھیں۔جلسہ سالانہ کے ان ایام میں کبابیر سے آئے ہوئے خواتین وحضرات کی اجتماعی ملاقات اسلام آباد کی مسجد میں ہوئی۔دوران ملاقات حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے مکرمہ نوال عمر صاحبہ سے دریافت فرمایا: آپ کے کتنے بچے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ایک بیٹا ہے۔حضور انور نے کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اکلوتے بیٹے کو بہت ساری ذریت صالحہ سے نوازے گا۔حضور انور کا اس طرح فرمانا ایک دعائے مستجاب تھی اور ہم نے بھی حضور انور کے کلمات طیبات کے اثر کو اس وقت محسوس کیا۔لیکن ان کلمات کو سنتے ہی مکرمہ عطاف عودہ صاحبہ کھڑی ہوگئیں اور نہایت جذباتی کیفیت میں حضور انور سے عرض کرنے لگیں کہ اے امیر المؤمنین! میری شادی کو سترہ سال ہوچکے ہیں اور ابھی تک اولاد سے محروم ہوں، مجھے بھی حضور انور کی دعائے خاص کی ضرورت ہے۔حضور انور نے ان کی دلداری کے لئے انہیں پاس بلایا اور چاکلیٹ دیتے ہوئے فرمایا: انشاء اللہ آپ کو بھی اگلے سال اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔حضور انور کے یہ کلمات سن کر تقریباً ساری مجلس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کیونکہ ہمیں سب کو ہی معلوم تھا کہ مکرمہ عطاف عودہ صاحبہ کو سترہ سال سے اولاد نہیں ہوئی بلکہ ان کے رشتہ داروں کو یقین تھا کہ وہ بانجھ ہیں۔پورے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی عطا فرمائی۔اور یہ اہل کبابیر کے لئے خلیفہ وقت کی استجابت دعا کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔مکرمہ عطاف عودہ صاحبہ کی یہ بیٹی یہاں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران خود یہ واقعہ سنایا تھا۔

❁......ناصرہ کے علاقے میں ''حوریہ'' نامی ایک غیر از جماعت عورت رہتی ہیں جن کی شادی کو تقریباً 15، 16 سال ہوچکے تھے لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھیں۔بارہا اولاد عطا ہونے کی امید ہوئی لیکن اسقاط حمل ہو جاتا تھا۔ان کی ایک بھتیجی کی شادی کبابیر میں ہوئی تھی جو آج بھی کبابیر میں ہی رہائش پذیر ہیں۔گوکہ ان کی یہ بھتیجی بھی غیر احمدی ہیں لیکن احمدیوں کے ساتھ رابطہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنی چچی سے کہا کہ احمدیوں کا ایک خلیفہ ہے اور ان کا یقین ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں لہذا آپ بھی دعا کی درخواست کر کے دیکھ لیں۔چنانچہ اس عورت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کا خط لکھ دیا۔جب ان کے خط کا جواب آیا اور مَیں نے ان کو ارسال کیا تو مجھے پتہ چلا کہ اس دن بھی ان کا اسقاط حمل ہوا تھا۔لیکن بفضلہ تعالیٰ اس کے بعد ہونے والے حمل سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی عطا فرمائی۔پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی نعمت سے بھی نوازا لیکن اس بیٹے کے دل میں سوراخ تھا۔اس کا پہلا آپریشن ناکام ہوگیا تو اس عورت نے پھر دوبارہ حضور انور رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا۔چنانچہ دوسری دفعہ یہ آپریشن اعجازی طور پر کامیاب ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھا۔باوجود اتنے واضح نشانات کے یہ عورت بیعت نہ کرسکی کیونکہ اس کا خاوند بہت متعصب اور جماعت کا مخالف ہے۔

ہانی طاہر صاحب کے ساتھ بعض یادیں

جیسا کہ پچھلی اقساط میں ذکر ہو چکا ہے کہ مکرم ہانی طاہر صاحب کے سسر بھی قبول احمدیت سے قبل تکفیری جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔پھر ان کے بیعت کر لینے کے بعد ہانی صاحب کے دل میں بھی جماعت کے بارہ میں تحقیق کی خواہش پیدا ہوئی۔تکفیری جماعت چونکہ اپنے علاوہ باقی سب لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں اس لئے دیگر کئی امور کے علاوہ ان کا ذبیحہ کھانا بھی حرام سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے متشدد تکفیری مولوی اوران کے پیروکار دوسروں کے گھروں سے کھانا تک نہیں کھاتے تا بزعمِ خود ان کے ''حرام'' ذبیحہ سے اجتناب کرسکیں۔ہانی صاحب بھی شروع میں ایسے ہی کرتے تھے۔محترم محمد شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

❁......مکرم ہانی صاحب جب زیر تبلیغ تھے اور ہمارے ہاں بغرض تحقیق آیا کرتے تھے تو نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور نہ ہی کھانا کھاتے تھے۔تحقیق کے بعد ہانی صاحب دل سے ایمان لے آئے تھے گو اس کا اعلان انہوں نے بعد میں کیا۔بہرحال ایک دفعہ جب وہ تشریف لائے تو ہمارے ساتھ کھانا کھالیا۔مَیں نے فوراً ان کے سسر مکرم ابو مامون صاحب کو فون کر کے جب اس بارہ میں بتایا تو انہوں نے فوراً کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ احمدی ہو گئے ہیں۔کیونکہ پرانی تکفیری سوچ کے خاتمہ کے بغیر ایسا ہونا ناممکن ہے اور یقیناً وہ سوچ قبول احمدیت کی وجہ سے ہی ختم ہوئی ہے۔بہر حال اس کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ نمازیں بھی پڑھنی شروع کر دیں۔یہ اکتوبر 1998ء کا واقعہ ہے۔

❁......ابھی مکرم ہانی صاحب نے قبول احمدیت کا اعلان نہ کیا تھا کہ مَیں نے فلسطین کے اخبار ''القدس'' میں جماعت کے بارہ میں ایک تعارفی اشتہار شائع کروایا۔یہ اشتہار پڑھ کر فلسطین کے ایک شہر ''سلفیت'' کی لائبریری کے انچارج نے ہم سے رابطہ کر کے کچھ کتب کا مطالبہ کیا۔مَیں نے ہانی صاحب سے عرض کیا کہ اگر پسند فرمائیں تو میرے ساتھ آجائیں۔انہوں نے میری درخواست قبول کر لی۔جب اس لائبریری کے انچارج سے ملے تو مَیں حیران رہ گیا کہ ہانی صاحب اس سے ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کوئی احمدی عالم بات کرتا ہے۔بلکہ انہوں نے اس انچارج سے یہ بھی پوچھا کہ کیا آپ کو اپنی لائبریری میں جماعت کی کتب رکھنے سے کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوتا؟ اس نے کہا: نہیں۔

ہانی صاحب کے اس شخص کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات کرنے کے انداز سے مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اب یہ دل سے احمدی ہو چکے ہیں۔

مکرم ہانی طاہر صاحب کہتے ہیں کہ میں 22/ستمبر 1998ء کو احمدی ہو چکا تھا لیکن بیعت 21/جنوری 1999ء کو کی۔مَیں اپنی سابقہ تکفیری جماعت کے بعض دوستوں کو احمدیت کے بارہ میں قائل کرنا چاہتا تھا اس لئے اپنے احمدی ہونے کا اعلان نہ کیا کیونکہ اگر مَیں اعلان کر دیتا تو وہ میری بات تک نہ سنتے۔میری حکمت عملی کامیاب رہی اور ان میں سے کئی دوست احمدی ہو گئے۔مکرم شریف صاحب کی مذکورہ روایت اس عرصہ کی ہے۔

❁......مکرم محمد شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک مناظرہ مسجد ''شرفات القدس'' میں ہوا۔اس میں بھی میرے ساتھ ہانی صاحب نے شرکت فرمائی۔اس مناظرہ میں ہمارے ساتھ لیپ ٹاپ کمپیوٹر بھی تھا۔جب مناظرہ میں کسی حدیث یا آیت قرآنی یا تفسیر کے حوالے کی ضرورت پڑتی تو ہم فوراً نکال کر پیش کر دیتے۔مناظرہ بہت اچھا رہا جس کے آخر پر بعض متعصب لوگوں نے عجیب تبصرہ کیا کہ یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں اور حکومت برطانیہ ان کو ایسے لیپ ٹاپ فراہم کرتی ہے جن میں ہر ضروری اسلامی کتاب موجود ہوتی ہے تا کہ کسی بھی حدیث یا آیت یا تفسیر کی ضرورت پڑے تو فوراً نکال کر مدّ مقابل کے سامنے پیش کرسکیں۔

❁......ہانی صاحب فلسطین کے اس علاقہ میں رہتے ہیں جہاں سے انہیں کبابیر آنے کیلئے اجازت لینی پڑتی۔لیکن مختلف پروگراموں کی ریکارڈنگ اور مناظرات وغیرہ کے لئے مَیں اجازت لے کر ان کو بلاتا رہتا تھا۔ایک دفعہ حالات کافی خراب تھے اس لئے فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی فوج اپنی کارروائیاں کر رہے تھے۔ہانی صاحب اپنی فیملی کے ساتھ آرہے تھے اور فون پر میرے ساتھ رابطے میں تھے کہ فائرنگ شروع ہوگئی۔مَیں نے خود فون کے ذریعہ یہ فائرنگ سنی اور اس کے بعد ہمارا رابطہ منقطع ہوگیا۔مجھے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ہمارا خیال تھا کہ شاید کوئی بُری خبر آنے والی ہے۔لیکن بعد میں پتہ چلا کہ باوجود اس کے کہ فائرنگ بھی ہوئی اوران کی گاڑی کے دائیں بائیں سے گولیاں گزرتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو محفوظ رکھا۔

❁......ہانی صاحب چونکہ یونیورسٹی میں لیکچرار تھے اس لئے پروگرامز کی ریکارڈنگ کے لئے عموماً شام کو آجاتے اور صبح صبح واپس چلے جاتے تھے۔چونکہ ان کو جلدی سونے کی عادت تھی اور پروگرامز ریکارڈ کرنے میں کافی وقت لگ جاتا تھا اور سو نہ پاتے تھے، لیکن ان کی ہم نے ایک منفرد خصوصیت دیکھی کہ آتے ہی کہتے کہ آپ تیاری کریں اور مجھے صرف سات منٹ یا پانچ منٹ سونے دیں، اور بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ پانچ یا سات منٹ کے لئے وہ گہری نیند سو لیتے اور اپنے بتائے ہوئے وقت پر آنکھیں ملتے ہوئے پہنچ جاتے۔

❁......جن دنوں فلسطین میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہوتے تھے اور تمام سڑکیں وغیرہ بند ہوتی تھیں ان حالات میں بھی ہانی صاحب پہاڑوں اور وادیوں کو پھلانگتے ہوئے پیدل یونیورسٹی پہنچ جاتے اور اپنے سٹوڈنٹس کی تعلیم کا حرج نہ ہونے دیتے تھے۔اور اگر کبھی اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے لیٹ ہوجاتے تو بھی ان کو اضافی وقت دیتے یا کسی اور طریق سے رہ جانے والی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔

مکرم ہانی طاہر صاحب کو وقفِ زندگی کے بعد یہاں مرکزی عربک ڈیسک لندن میں آئے ہوئے لگ بھگ تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔اس عرصہ میں ان کے ساتھ گفتگو کے دوران اور مختلف پروگرامز کے موقعہ پر خاکسار نے ان کی بعض آراء اور نقطہ ہائے نظر سنے ہیں جو تبلیغ کے سلسلہ میں شاید بہت مفید ہوسکتے ہیں، اس لئے قارئین کرام کے فائدہ کے لئے ایسے بعض امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

خاکسار نے ایک دفعہ ہانی صاحب سے ذکر کیا کہ یہاں برطانیہ کے ایک نجی چینل پر ایک مولوی جو کہ بہت ہی بدزبان ہے کہتا ہے میرے ساتھ آ کر مناظرہ کر لیں لیکن جب کوئی احمدی کبھی کال کر کے اس کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اسکی کال

کاٹ دیتے ہیں۔ہانی صاحب کہنے لگے کہ اس کوفون کر کے فوراً کہنا چاہئے کہ ہم آپ کے ساتھ ہر وقت بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کے لئے شرائط یہ ہیں کہ:

☆ آپ اسلامی اخلاق کی پابندی کریں گے۔

☆ ادب واحترام کوملحوظ رکھتے ہوئے گالی گلوچ اور بدزبانی سے پرہیز کریں گے۔

☆ بحث میں ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سے ہوگی نہ کہ اعتراضات کے جواب سے۔

یوں ہم بال ان کی کورٹ میں ڈال دیں گے اور اکثر ایسے بدزبان لوگوں کوسنجیدگی کے ساتھ بحث کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوتی۔

ہرمخالف کومقابل پہ بلایا ہم نے

ایک مشہورعرب مولوی شیخ الزغبی نے کئی ٹی وی چینلز پر جماعت کے خلاف پروگرام کئے اوردیگر مخالف مولویوں کی طرح ہر پروگرام میں جھوٹ کی پٹاری کھول کر بیٹھ گئے اور لگے بے سروپا اعتراضات کو دہرانے اور کتر وبیونت کر کے عبارات پیش کرنے۔ ان کے جھوٹ پر جب بدزبانی کا رنگ بھی چڑھا تو آخری زمانے کے عُلَمَآؤھم کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث کی صداقت اظہر من الشّمس ہوگئی۔

اس مولوی کو شاید یقین تھا کہ اس طرح کے انداز بیان میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے(اور شاید ان کی یہ بات درست تھی) اس لئے انہوں نے بار بار احمدیوں کومناظرہ کیلئے بلانا شروع کیا۔ ہمارے عرب احمدی احباب نے ان کی بدزبانی کی عادت کی وجہ سے کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن ہماری ایک مصری نواحمدی رائٹرمکرمہ ہالہ شحادہ صاحبہ کے انٹرنیٹ پر مدوّنہ یا بلاگ پرکسی نے یہ تبصرہ لکھ دیا کہ اے احمدیو! تم شیخ الزغبی سے ڈرکر بھاگ گئے ہوجس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔مکرمہ ہالہ شحادہ صاحبہ نے یہ تبصرہ ہانی صاحب کوبھجوایا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہم بدزبانوں کے ساتھ الجھنانہیں چاہتے۔ہالہ صاحبہ نے کہا کہ اس طرح ہمیں میدان سے بھاگنے کا الزام دیا جارہا ہے۔ہانی صاحب نے کہا اگر یہ بات ہے تو اپنے بلاگ میں لکھ دیں کہ ہانی طاہرمندرجہ ذیل شروط پر شیخ الزغبی کے ساتھ مناظرہ کرنے کوتیار ہے:

1۔وہ گالی گلوچ اور برا بھلا کہنے اور بدزبانی سے بکلی پرہیز کریں گے۔

2۔وہ مناظرہ سے پہلے ہانی صاحب کے پیش کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کا بغور مطالعہ کرلیں گے جوان کے مطالبہ پرانہیں روانہ کردیئے جائیں گے۔

یہ مختصر سا پیغام نہ صرف مکرمہ ہالہ شحادہ صاحبہ کے بلاگ پر بلکہ کئی اور مقامات پر بھی لوگوں نے نشر کردیا۔لیکن نہ تواس معترض کی طرف سے اب تک کوئی جواب موصول ہوا ہے نہ ہی شیخ الزغبی کی طرف سے آمادگی کا اظہار ہوا ہے۔

علاوہ ازیں ہانی صاحب کو جب بھی کسی بڑے سے بڑے مولوی کا ایڈریس ملتا ہے یہ اس کو احمدیت کے بارہ میں بات کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔کبھی کبھار شاذ کے طور پر ان میں سے کسی کی طرف سے جواب آتا ہے۔اور پھر جب ان کوحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل پر بات کرنے کے لئے کہا جاتا ہےتو ادھر سے جواب کی جگہ مکمل خاموشی چھاجاتی ہے۔

بال ہمیشہ مدمقابل کے کورٹ میں رکھیں

اکثر مولویوں اورنام نہاد علماء کا مقصد اپنی علمیت ظاہر کرنا اور دیکھنے والوں پر اپنا رعب جمانا ہوتا ہے۔ مثلاً الحوار المباشر کے پہلے پروگرام میں القدس سے ایک صاحب'' موسیٰ الزغاری'' نے فون کر کے پوچھا: آپ عربی زبان کس طرح سمجھتے ہیں؟ دراصل اس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح ایک سلسلۂ سوالات شروع کر کے اپنی علمیت کا اظہار کرے۔ لیکن ہانی صاحب نے ان کے سارے ارادوں پر یہ کہتے ہوئے پانی پھیر دیا کہ آپ ہمیں بتادیں کہ آپ عربی زبان کیسے سمجھتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ آپ کے اور ہمارے طریق فہم میں کوئی اختلاف نہ ہو۔ اس جواب کے بعد'' موسیٰ الزغاری'' نے فون بند کردیا۔ کیونکہ جس جواب کا مطالبہ وہ ہم سے کر رہا تھا اسے خود وہی جواب دینے پر مجبور کردیا گیا تھا۔

جہاد کس نے کیا؟!!

ہانی صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے انہیں یہ سوال بھیجا کہ اگر آپ جہاد کے منکرنہیں ہیں تو بتائیں کہ گزشتہ سوسال میں آپ نے کونسا جہاد بالنفس کیا ہے؟ ہانی صاحب نے اس سے پوچھا کہ مَیں آپ کے سوال کا جواب ضروردوں گا،لیکن پہلے آپ مجھے کسی ایک اسلامی جماعت کا نام بتادیں جس نے پچھلے پچاس سال میں اسلامی اخلاق کی پابندی کرتے ہوئے یہ جہاد کیا ہے جس کے بارہ میں آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں؟ اس کا تو یہ خیال تھا کہ یہ حیلے بہانے سے کام لیں گے لیکن ہانی صاحب کے اس سوال کے بعد وہ حیلے بہانے کرنے لگا کہ اگر اس نے کسی جماعت کا نام بتادیا تو اس کے بارہ میں متعلقہ گورنمنٹ حرکت میں آسکتی ہے اوراسے شامل تفتیش کیا جاسکتا ہے۔ ہانی صاحب نے کہا کہ آپ کسی دور دراز کے ملک کی کسی جماعت کا نام بتادیں تا کہ آپ کوکوئی پرابلم نہ ہو۔ نیز مجھے تو ابھی تک آپ کے بارہ میں یہ بھی علم نہیں ہے کہ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے، پھرآپ کوکس بات کا خوف دامنگیر ہے؟ نیز آپ کا اس طرح رائے دینا کوئی بم دھماکے کے مترادف تونہیں ہے کہ پولیس آپ کا تعاقب کرنے لگ جائے گی، بلکہ اس طرح کی رائے کسی کی بھی ہوسکتی ہے۔

الغرض اس طرح ہانی صاحب نے اسے اندرونی طور پراس اقرار پر مجبور کردیا کہ دنیا میں کوئی ایک بھی ایسی جماعت نہیں ہے جس نے اسلامی اخلاق کی پاسداری کرتے ہوئے ایسا جہاد کیا ہے۔ بلکہ جس کو جہاد کا نام دیا جاتا ہے وہ سب یا تو جھوٹ اور دھوکہ دہی ہے یا معصوم جانوں کا قتل او راغوا برائے تاوان جیسی کارروائیاں ہیں۔اس ساری بحث کے بعد ہانی صاحب نے انہیں فرقان فورس کے بارہ میں ایک وضاحتی مضمون ارسال کردیا کہ جب ضرورت پڑی تو اس معاملہ میں بھی جماعت سب سے آگے تھی۔

مخاطب کے مناسبِ حال دلیل کا انتخاب

شیخ عبد الحمید کشک عرب دنیا میں اپنی قوت بیان اور فصاحتِ لسان اور منفرد اسلوب کے لحاظ سے بہت مشہور نام ہے بلکہ اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ الحوار المباشر میں ایک دفعہ اس شخص کے بیٹے نے فون کر کے اپنے باپ کے حوالے سے اپنا تعارف کروایا۔اس کے بعد تمسخرانہ انداز میں بعض شعر پڑھ کر شرکائے پروگرام سے ایک قرآنی آیت کے اعراب دریافت کئے۔جس سے دراصل ان کی توقع یہ تھی کہ یہ اعراب ان کونہیں آتے ہوں گے اس طرح تمام دنیا کے سامنے ان کی سبکی ہوگی کہ جن کو بڑے علماء سمجھا جارہا ہے وہ دراصل کچھ بھی نہیں جانتے۔اس سوال کے بعد انہوں نے ایک جملہ یوں بولا: لِتَعْرِفُوا مَدْرَسَةَ مُحَمَّدٌ۔ یہ ایک سادہ اور چھوٹا سا جملہ تھا جس میں انہوں نے نہایت سنگین اور بڑی غلطی کی۔ درست جملہ میں مُحَمَّدٍ ہونا چاہئے تھا۔ پھراس کے بعد انہوں نے ایک اور جملہ بولا جس میں ایک اور سنگین غلطی کی۔

جواب میں آیت کے اعراب بھی بیان کئے جاسکتے تھے تا اس کے سوال کا جواب آجاتا اور یہ بھی اس کے لئے کافی کاری ضرب ثابت ہوسکتا تھا۔شاید ہانی صاحب اس کا یہ جواب بھی دے سکتے تھے کہ اس آیت کے اعراب مجھے اس وقت سے آتے ہیں جب مَیں ابھی میٹرک کا طالبعلم تھا اوراس کے بعد مَیں نے عربی زبان میں ایم اے کیا تھا۔ہانی صاحب نے ان تمام جوابات کو چھوڑ کر اسے کہا کہ آپ کوشاید معلوم نہیں ہے کہ آپ کے اس فرسودہ طرزِ کلام کا زمانہ اب گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے خود وہ غلطی کروادی جس کے ارتکاب کی آپ ہم سے توقع لئے بیٹھے تھے۔اور آپ نے دو ایسی غلطیاں کی ہیں جو شاید پرائمری کلاس کا بچہ بھی نہ کرتا ہوگا۔

یہ ایسا زبردست اور مسکت جواب تھا کہ مخالف کا منہ بند ہوگیا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات نے بھی اسے بہت پسند کیا حتی کہ ایک غیر احمدی نے یہ حصہ یوٹیوب پرڈال کراس پر یہ عنوان لگایا کہ: هانی قاهر أحمد كشك۔یعنی ہانی صاحب نے احمد کشک کو چت کردیا۔

اس واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام: إِنِّي مُهِينٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کا جلوہ بھی غیر معمولی طور پر ظاہر ہوا۔

اگلی قسط میں ہم مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی زبانی بعض مزید واقعات کا ذکر کریں گے۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

پولینڈ مشن کی چند سرگرمیاں

(رپورٹ:زبیر خلیل خان پولینڈ)

گزشتہ چند ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پولینڈ جماعت کو درج ذیل خدمات کی توفیق ملی۔

۞...... پولینڈ کے چاروں ٹی وی سٹیشنوں پر جماعتی تعارف کے سلسلہ میں پروگرام ریکارڈ کر کے دکھلائے۔ یہ پروگرام' اسلام میں سزا کے تصور، عورت کے حقوق، مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کی اہمیت اور پردہ' کے بارہ میں تھے۔

۞...... امریکہ میں قرآن مجید سے متعلق مذموم ارادہ کے بارہ میں حضورانورایدہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں بیان ریکارڈ ونشر کروائے گئے۔

۞...... پولینڈ نیشنل ریڈیو نے رمضان کے بارہ میں تفصیلی پروگرام ریکارڈ کیا جس میں روزہ کی تعریف، فلسفہ اور رمضان کے فوائد پر گفتگو ریکارڈ کی اور پروگرام کونشر کیا۔ تمام ٹی وی پروگراموں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر بھی دکھلائی جاتی رہیں اور جماعت کے نام کو بڑے واضح انداز میں دکھلایا گیا۔

۞......مقامی اخبار میٹرو کے وارسا کے ایڈیشن میں جماعت اور جماعتی لٹریچر کے بارہ میں اشتہار دیا۔اللہ کے فضل سے اس کی اچھی ریسپانس ملی۔اس خبار کی وارسا شہر میں اشاعت دو لاکھ ہے۔ اس طرح وارسا کے سترہ لاکھ شہریوں تک جماعت کا تعارف پہنچا۔

۞...... وارسا کے نواح میں بڑی عمر کے لوگوں کی چار مختلف یونیورسٹیوں نے اپنی چار کلاسوں کے لئے اسلام کے موضوع پر پولش زبان میں لیکچر دینے کے لئے جماعت سے درخواست کی ہے۔انشاءاللہ نومبر میں اسکول میں پروگرام ہوگا۔

۞......لندن سے موصول شدہ پریس ریلیز کو پولش ترجمہ کر کے مقامی میڈیا کو مہیا کرنے کا کام بھی کامیابی سے جاری ہے۔

۞......حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا پولش ترجمہ محترمہ ایونا صاحبہ باقاعدگی سے کر رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی لگاتے ہیں اور تمام پولش احمدیوں کو بھی انفرادی طور پر دیتے ہیں۔مقامی خطبہ میں بھی پولش زبان میں یہی خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔

۞...... عیدالفطر کی مناسبت سے مشن ہاؤس میں عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیس پولش، تین عرب، تین پاکستانی اورایک ترک دوست نے شرکت کی۔ خواتین اور مرد حضرات کے لئے علیحدہ علیحدہ بندوبست کیا گیا تھا۔ ٹی وی اور ریڈیو کی طرف سے بھی نمائندگی ہوئی ۔مشن ہاؤس پولینڈ میں یہ اپنی طرز کا پہلا پروگرام تھا۔

قارئین سے خصوصی دعا کی درخواستہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے نصرت فرماتے ہوئے سعید فطرت لوگوں کا دل اسلام احمدیت کی طرف پھیردے۔

۞۞۞۞۞۞

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگرنہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اوراپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کومطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضروردرج کروائیں۔شکریہ

(مینیجر)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس(30)پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس(45)پاؤنڈزسٹرلنگ

دیگرممالک: پینسٹھ(65)پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

خطبہ جمعہ

رمضان کے روزے اور اس کی عبادتیں ایک خاص مجاہدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔
یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس سے تقویٰ اور ایمان میں دوام حاصل ہوتا ہے۔

انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اللہ تعالیٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں تو وہ اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ایک عقلمند انسان ان کے ساتھ جڑ کر اخلاص اور وفا کا تعلق پیدا کرے۔

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں، نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے۔

مردان میں جمعہ کے دوران احمدیہ مسجد پر دہشتگردوں کے حملہ کے نتیجہ میں مکرم شیخ عامر رضا صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 3 ستمبر 2010ء بمطابق 3 تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا-وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہ آیت سورۃ عنکبوت کی ہے۔ آج کل ہم رمضان کے آخری عشرہ سے گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے۔ اور یہ عشرہ اس قبولیت کی معراج حاصل کرنے کا خاص عشرہ ہے، جس میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں تفصیل سے ذکر بھی کیا تھا۔ آج کا دن بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک بابرکت دن ہے یعنی جمعہ کا دن، جو اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ ہر ساتویں دن آتا ہے، جس میں ایک خاص گھڑی قبولیتِ دعا کی بھی آتی ہے۔ پس یہ تمام برکتیں ان دنوں میں جمع ہوئی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانوں کی طرف توجہ دلا رہی ہیں۔ یہ توجہ عارضی توجہ نہیں ہونی چاہئے بلکہ مستقل مزاجی سے اس امر کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے جس کا اس آیت میں ذکر ہے جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔ یعنی خدا کی تلاش کے لئے جدوجہد۔ اگر یہ جدوجہد کامیاب ہو جائے تو ایک بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلا کر اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ جدوجہد کامیاب کس طرح ہو گی جس سے خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے گا؟ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے رہو۔ ایک مستقل مزاجی سے کوشش ہونی چاہئے اور جب اللہ سے ملنے کی کوشش ہو گی تو ظاہر ہے ان باتوں کا بھی خیال رکھنا ہو گا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس کے قریب کرتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسا ماحول پیدا کر دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی خاص توجہ ہوتی ہے۔ اور آج کل رمضان کا مہینہ ہمیں اس کوشش اور جدوجہد کا موقع میسر کر رہا ہے۔ رمضان کے روزے اور اس کی عبادتیں بھی ایک خاص مجاہدہ ہیں اگر انسان سمجھ کر کرے۔ اس کو سمجھے، اس کی روح کو سمجھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس روحانی ماحول میں ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے بات کروں گا کہ کیا کیا باتیں اور طریق ہیں جن کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور جن کو اختیار کر کے، جن پر توجہ دے کر ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کو محسنین کا گروہ بنا کر اللہ تعالیٰ نے ایک خوشخبری دی ہے کہ مَیں محسنین کے ساتھ ہوں۔ یعنی مَیں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں۔ نیکیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ میرے راستوں کی تلاش کرنے والے ہیں۔ اس کی تفصیل جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے سے ہم دیکھیں گے کہ اب کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے راستوں کو پا کر ہمیشہ اس گروہ میں شامل رہ سکتے ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ ہمیشہ رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تو قرآنِ کریم کی مختلف آیات سے اور ان کی آیات کی روشنی میں وضاحت فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا اس خاص آیت کے حوالے سے بات کروں گا جس کی آپ نے مختلف جگہوں پر تفصیل بیان فرمائی ہے۔

ہر انسان کی استعدادیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اس کی سوچیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ جہاں تک استعدادوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی استعدادیں اور طاقتیں معیار کے حساب سے مختلف رکھی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن حکم یہ ہے کہ جو بھی استعدادیں ہیں ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تلاش اور جستجو کرو۔ اگر یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے گا۔ لیکن اگر انسانی سوچ ان استعدادوں کے انتہائی استعمال میں روک بن جائے، نفس مختلف بہانے تلاش کرنے لگے، تھوڑی سی کوشش کو جَہد کا نام دے دیا جائے تو اس سے انسان اللہ تعالیٰ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفید ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈھتا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 566 حاشیہ نمبر 11)

پس خالص ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو ایک جُہد مسلسل سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب اور اس کی طاقتوں اور صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش کی طرف انسان کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف عقل کے ترازو سے اللہ تعالیٰ کی پہچان کی کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی طرف آنے کے راستے نہیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کے راستوں کی تلاش کے لئے پہلی کوشش بندے نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہچان کے لئے بھی بندے کو اندھیرے میں نہیں رکھا کہ کس طرح راستے تلاش کرنے ہیں؟ سب سے اوّل اس زمانہ کے لئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کے قیامت تک کے زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں سے راستے تلاش کرو۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ انسان کو راستوں کی نشاندہی کرتا رہا ہے۔ اور پھر انبیاء کے ذریعے سے نشانات اور عجائبات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے تا کہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے راستوں کی پہچان ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہمارے راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم ۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے‘‘۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 صفحہ 38,39 مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان)

پس یہ دعا جو سورۃ فاتحہ میں ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم پڑھتے ہیں اس پر غور کریں اور نہایت درد سے اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی ہدایت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فرستادے نشانات کے ساتھ آتے ہیں تا کہ انسانوں کو توجہ دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکو۔ اور ظاہر ہے ایک عقلمند انسان جب کسی کام کو کسی کے توجہ دلانے پر کرتا ہے اور اس سے فائدہ بھی اٹھا لیتا ہے۔ تو لامحالہ اس توجہ دلانے والے کا بھی شکر گزار ہو کر اس سے بھی تعلق پیدا کرتا ہے اور کرنا چاہئے۔ یہی عقل کا تقاضا ہے کہ مزید فائدے اٹھائے۔ پس اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے۔ جو سمجھتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اللہ تعالیٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں تو وہ اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ایک عقل مند انسان ان کے ساتھ جڑ کر اخلاص اور وفا کا تعلق پیدا کرے۔ اس زمانے کے لئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی خبر بھی دی ہے تو جس نے پھر خدا تعالیٰ سے بندے کے تعلق کو قائم کروانا تھا اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور دعا بھی مسلمانوں کے سامنے موجود ہے اور اکثر پڑھتے بھی ہیں۔ تو کس قدر ضروری ہے کہ اس سے تعلق جوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستوں کو پانے کا تجربہ تو کریں۔ بجائے اس کے کہ بغیر سوچے سمجھے انکار کرتے چلے جائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو ایک جگہ لکھا ہے کہ کئی دفعہ مَیں تو غیر مسلموں کو بھی کہہ چکا ہوں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم کی دعا ہمیں سکھائی گئی ہے، تم یہ پڑھو۔ یہ تو تم نہیں پڑھ سکتے لیکن خالی الذہن ہو کر یہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ دکھائے تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ اس سے ان پر اسلام کی سچائی کھل گئی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 35)

یہ اور بات ہے کہ بعض غیر مسلم خوفزدہ ہو کر یا اپنے مفاد کی وجہ سے انہوں نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ لیکن سچائی بہرحال ظاہر ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کو تو خاص طور پر اس نسخہ کو آزمانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی بجائے اس کی نہ صرف رضا حاصل کرنے والے بنیں بلکہ نئے سے نئے راستوں کو بھی پائیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اور یہی چیز ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ ہم جو احمدی ہیں، ہم جنہوں نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا ہے کہ صرف بیعت کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تلاش اور قرب کے لئے جہدِ مسلسل کرتے چلے جائیں اور خاص طور پر ان چند دنوں میں بہت توجہ دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 450 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس اگر ہم خالص ہو کر اس کی بخشش طلب کرتے ہوئے اس کے حضور جھکیں گے تو وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور اپنے وعدے کے مطابق اپنی طرف آنے کے مزید روشن راستے دکھائے گا۔ مزید درجے بلند ہوں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آنے کی کوشش کرنے والوں سے راستے دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح جو اللہ تعالیٰ سے دُور ہٹتے ہیں پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اندھیروں میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآنِ کریم میں فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (سورۃ الصّف: 6)۔ پس جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’جس طرح ہماری دنیاوی زندگی میں صریح نظر آتا ہے کہ ہمارے ہر ایک فعل کے لئے ایک ضروری نتیجہ ہے اور یہ نتیجہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)۔ اور فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (سورۃ الصّف: 6)۔ یعنی جو لوگ اس فعل کو بجا لائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کے لئے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہوگا کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیں گے۔ اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اس کی نسبت یہ ہوگا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے‘‘ (ٹیڑھا کر دیں گے)۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 389)۔ پس یہ بندے کی بدقسمتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے دُور کرتا ہے۔

چند دن ہوئے مجھے ہمارے ایک غیر از جماعت جو پاکستان سے آئے تھے، کہنے لگے کہ جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے کیا وجہ ہے؟ کب ٹھیک ہوگا؟ کس طرح ہوگا؟ تو مَیں نے انہیں کہا کہ دو ہی باتیں ہیں جو ہمیں سامنے رکھنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ، کوشش کرو، جدوجہد کرو۔ (اس آیت کا حوالہ دیا ہے کہ میری رضا حاصل کرنے کے تمام راستوں کو تلاش کرنے کی جان لڑا کر کوشش کرو، تو مَیں راستے دکھاتا ہوں)۔ پھر ان سے پوچھا کہ آپ ہی بتائیں کیا یہ صورت آپ کو نظر آ رہی ہے؟۔ تو کہنے لگے کہ نہیں، بلکہ الٹا حساب ہے۔ تو مَیں نے کہا پھر جب الٹا حساب ہے تو اللہ تعالیٰ کا پھر دوسرا فعل ظاہر ہوتا ہے۔ پس مِن حیث القوم بھی ہمیں اپنی سوچوں کے دھارے اور سمتیں ٹھیک کرنی ہوں گی۔ اگر ہم نیک نیتی سے ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو پاکستانی قوم کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تمام میڈیا آج کل پاکستان کا شور مچا رہا ہے۔ باہر بھی اور پاکستان میں بھی اور یہ لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں جو مجھے یہاں کہنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے تو بعض الفاظ کہہ کے، باتیں کہہ کے انتہا کر دی ہے۔ لیکن ظلم و بربریت کے جو نمونے ہر طرف نظر آ رہے ہیں اس کو روکنے کی کوئی خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ سعید فطرتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کس طرح سلوک کرتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے‘‘۔ (یعنی خود پھر اپنی طرف سے عطا کرتا ہے)۔ ’’پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں‘‘۔ (یعنی اس انسان کی نظر میں۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو یہ عطا فرما دیتا ہے پاکیزگی اور نیکی۔ اس کی اس کوشش کی وجہ سے جو کچھ تھوڑی سی وہ کر رہا ہوتا ہے اس میں برکت ڈال دیتا ہے، اور دروازے کھول دیتا ہے)۔ تو فرمایا: ’’اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسی تقویٰ دی جاتی ہے کہ جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور ربّ کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد خطا نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اوّل اوّل انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے اور اسفل کی طرف گر جاتا ہے مگر آخر اس کو صادق پا کر طاقتِ بالا کھینچ لیتی ہے‘‘۔ (یعنی ایک مسلسل کوشش ہے کہ انسان گرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے دَر پر آتا ہے پھر دور ہٹتا ہے دنیا اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر وہ دنیا سے پرے ہٹ کے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اور یہ مسلسل کوشش ہے جو جاری رہتی ہے۔ آخر جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ یہ کوشش کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایک جُہدِ مسلسل ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی جو طاقت ہے وہ طاقتِ بالا اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے)۔ فرمایا کہ: ’’اس کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا‘‘۔ (پس یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس کی آپ نے تشریح کی ہے عربی میں) فرمایا کہ ’’یعنی نُثَبِّتُهُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْاِيْمَانِ۔ وَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَ الْمَحَبَّةِ وَالْعِرْفَانِ۔ وَسَنُيَسِّرُهُمْ لِفِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكِ الْعِصْيَان‘‘۔

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 2 صفحہ 47۔ مکتوب نمبر 31 بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ)

پس یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس سے تقویٰ اور ایمان میں دوام حاصل ہوتا ہے۔ پھر آدمی اس پر ثابت قدم ہوتا ہے اس پر اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عرفان کے راستے اس کو ملتے ہیں۔ نیکیوں کے کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اس کی مدد فرماتا ہے اور فرمائے گا۔ یہ اللہ

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پھر ایک جگہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’سارا مدار مجاہدہ پر ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنا دیا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایسی ہی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بن جاتا ہے‘‘۔ (مسلمانوں میں بڑا رواج ہے۔ قبروں پر جاتے ہیں۔ پیروں کے پاس جاتے ہیں۔ تعویز گنڈے لیتے ہیں دعائیں قبول کروانے کے لئے اپنے مسائل حل کرنے کے لئے یا ان کے خیال میں چاہے نمازیں پڑھیں یا نہ پڑھیں اسی طرح ان کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں) ۔ فرمایا کہ: ’’جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو کر۔ یہ نہیں کہ قرآنِ کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قانونِ قدرت ہے، نہ سب محروم رہتے ہیں نہ سب ہدایت پاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 338,339 جدید ایڈیشن ربوہ)

لوگوں نے بعض ذکر کی محفلیں یا مجلسیں بنائی ہوئی ہیں۔ بعض دفعہ بعض جگہوں پر چند ایک احمدیوں کی شکایت آتی ہیں کہ اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو سنت سے ہٹ کر کام کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں دلا سکتا۔ یا صرف اَللّٰہ ھُو کر کے اور اس طرح کے دوسرے ذکر کر کے یا بعض دفعہ صرف مختلف قسم کے ذکر اذکار کی لمبی لمبی مجلسیں لگا کر یہ سمجھنا کہ ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور نمازوں سے بھی چھٹی مل گئی اور باقی باتوں سے بھی چھٹی مل گئی، یہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ: ’’جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے۔ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ ایسے لوگ جو شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشتِ خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240 جدید ایڈیشن ربوہ)

یہ پیر فقیر جو ہیں وہ بھی بجائے خدا تعالیٰ کے اپنے آپ کو ہدایت دینے والا سمجھتے ہیں کہ کوئی تعویز دے دیا گنڈا دے دیا اور کہہ دیا کہ بس، تمہارے مسائل حل ہو گئے اور یہ یہ چیزیں بھی تمہاری ہوں گی اور تم نیکیوں پر قائم رہو گے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے کہ جو شخص صدقِ دل اور نیک نیتی کے ساتھ اس کی راہ کی تلاش کرتے ہیں وہ ان پر ہدایت و معرفت کی راہیں کھول دیتا ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ ہم میں سے ہو کر سے یہ مراد ہے کہ محض اخلاص اور نیک نیتی کی بنا پر خدا جوئی اپنا مقصد رکھ کر۔ لیکن اگر کوئی استہزاء اور ٹھٹھے کے طریق پر آزمائش کرتا ہے، وہ بدنصیب محروم رہ جاتا ہے۔ پس اسی پاک اصول کی بنا پر اگر تم سچے دل سے کوشش کرو اور دعا کرتے رہو تو وہ غفور الرحیم ہے۔ لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا وہ بے نیاز ہے‘‘۔

(الحکم جلد 8 نمبر 18 مورخہ 31/مئی 1904ء صفحہ 2)

ہر حوالے میں کچھ نہ کچھ زائد باتیں ہیں اس لئے میں نے یہ لئے ہیں۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور ہمیشہ ہدایت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے اس کی حقیقت جاننے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو شک وشبہ ہے، کسی قسم کے نشانات پر تسلی نہیں ہو رہی۔ لیکن اگر اسے ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنایا جائے تو پھر انسان ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے اور نہ صرف محروم رہ جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی گرفت کا مورد بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 23 جدید ایڈیشن ربوہ)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ (البقرۃ:139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں‘‘۔

پس اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش ہے جو ہر مومن کو کرنی چاہئے۔ جس سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے طے کرتا ہے، قرب پانے کے راستے اس کو نظر آتے ہیں۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ کا مطلب ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اختیار کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب بدء السلام حدیث نمبر 6227)

اور صورت سے یہی مراد ہے کہ آدم خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہاں آدم سے مراد ابنِ آدم اور انسان ہیں، ہر انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ستّار ہے تو انسان کو بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے حصہ لیتے ہوئے ستّاری اور پردہ پوشی کی صفت اختیار کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ شکور ہے، انسان کو بھی شکور بننا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکور آتا ہے تو گو اس کے معنی اور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے لیکن بندہ شکر گزار بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت، بڑی وسیع تر صفت رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مومن بھی اپنے اپنے دائرہ میں ربّ ہے۔ والدین بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ ایک محدود دائرے میں ان کا بھی اس لحاظ سے ربّ ہونے کا ایک حلقہ ہے۔ اسی طرح دوسری صفات ہیں۔ پس یہ صفاتِ حسنہ جو ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے جب انسان کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی فرماتا ہے اور پھر جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب انسان کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی کوششوں میں برکت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا میں ہو کر خدا تلاش کرو تو خدا ملتا ہے۔ خدا میں ہو کر خدا تلاش کرو۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنے کی کوشش کرو گے تو خدا ملے گا۔ اور خدا میں ہو کر خدا تلاش کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس کی صفات اپناؤ۔ اب اللہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے اور اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو کر اس کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانے والے کس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ کو پا سکتے ہیں۔

آج بھی ایک افسوسناک ہمیں اطلاع ملی۔ جمعہ کے دوران مردان میں ہماری مسجد پر دہشت گردوں نے حملہ کیا لیکن ڈیوٹی پر موجود خدام کی بروقت کارروائی سے ان کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ زیادہ کیا؟ ہوئی ہی نہیں۔ اندر نہیں آ سکے۔ انہوں نے گرنیڈ وغیرہ پھینکے اور ایک خودکش حملہ آور زخمی ہو گیا۔ زخمی حالت میں پھر اس نے اپنے آپ کو اڑا لیا جس کی وجہ سے مسجد کا گیٹ اور دیواریں وغیرہ گر گئیں۔ وہاں خدام ڈیوٹی پر تھے چند ایک زخمی ہوئے اور ایک خادم شہید بھی ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اس شہید کے بھی درجات بلند کرے اور زخمیوں کو بھی شفا دے۔ باقی حملہ آور جو تھے وہ فرار ہو گئے۔

تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کون سے لوگ ہیں جو اسلام کے نام پر، خدا کے نام پر یہ کام کرنے والے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے والے ہیں۔ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ کی عبادت کرنے والوں پر حملہ کرنے والے ہیں یہ تو کسی طرح بھی خدا والے نہیں کہلا سکتے۔ پھر دو دن پہلے ہم نے دیکھا کہ ایک شیعوں کا جلوس تھا اس پر حملہ کیا۔ وہاں بلاوجہ معصوم جانیں ضائع ہوئیں۔ بہت سے زخمی بھی ہوئے۔ تو یہ لوگ تو ایسے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا ہے کہ اب بظاہر لگتا ہے ان لوگوں کے لئے کوئی واپسی کا راستہ نہیں رہا۔ اور جو لوگ ان کو مدد کرنے والے ہیں، مددگار ہیں یا جن کے ہاتھ میں طاقت ہے اور پوری طرح ہاتھ نہیں ڈالتے وہ لوگ بھی اس کے ذمہ دار

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے ملک کو نجات دے بلکہ دنیا کو نجات دے کیونکہ اب تو دنیا میں بھی یہ لوگ پھیل گئے ہیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے کوشش کی حالت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مثال دی ہے۔ فرمایا کہ:

’’جو لوگ کوشش کرتے ہیں انجام کار رہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہوگا۔ اور بغیر امدادِ الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے‘‘۔ (الحکم جلد8 نمبر38,39 مورخہ 10,17 نومبر 1904ء صفحہ 6 کالم نمبر3)

پس دانہ جب پودہ بنتا ہے تو فرمایا کہ وہ پودہ بننے کے لئے خود فنا ہو کر پودہ بنتا ہے۔ تم بھی اگر ثمرآور درخت بننا چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو فنا کرو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو گی اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح قائم رہے گی جو دین پر چلنے والے ہوں گے۔ تو یہ عارضی کوششیں نہیں ہیں بلکہ مسلسل کوشش ہے جو ایک مومن کا فرض ہے کرتا چلا جائے۔ اس دانے کی طرح فنا ہونے کی ضرورت ہے جس سے پھل دار پودہ بنتا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہو گا جب اس اقرار اس عہد کو سامنے رکھو گے جو تم نے اس زمانے میں اس امام سے کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو سامنے رکھو گے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں، ان کو راستہ دکھاتے ہیں جو مسلسل کوشش کرتے ہیں تو پھر ہی کامیاب ہو گے۔ اگر نہیں رکھو گے تو پھر کامیابی نہیں۔

پھر ایک جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

’’بموجب تعلیم قرآنِ شریف ہمیں یہ امر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں اپنے کرم، رحم، لطف اور مہربانیوں کے صفات بیان کرتا ہے اور رحمان ہونا ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ اَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم:40) اور وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا فرما کر اپنے فیض کو سعی اور مجاہدہ میں منحصر فرماتا ہے۔ نیز اس میں صحابہ رضی اللہ (عنہم) کا طرزِ عمل ہمارے واسطے ایک اُسوہ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے۔ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی زندگی میں غور کر کے دیکھو بھلا انہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لئے تھے؟ نہیں بلکہ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہیں کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح خدا کی راہ میں قربان ہو گئے۔ جب جا کر کہیں ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا تھا۔ اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مار کر ان کو وہ درجات دلا دیئے جاویں اور عرش تک ان کی رسائی ہو جاوے‘‘۔

فرمایا کہ ’’ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کون ہو گا۔ وہ افضل البشر، افضل الرسل والانبیاء تھے جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے۔ دیکھو آپ نے غارِ حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ وزاری کیا کئے۔ تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کئے۔ جب جا کر کہیں خدا کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اوپر ایک موت اور حالتِ فنا وارد نہ کر لے تب تک ادھر سے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کوشش کی ہے اور میرے پانے کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کر لی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کو نوازتا اور قدرت نمائی سے بلند کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 507 جدید ایڈیشن ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ خدائے تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جُویا ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاری کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا‘‘۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 161-162 مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان)

پھر ایمانی حالت کے حصول اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں جو باریک فرق ہے اس کی علمی بحث کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل ہوتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے جو سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ شریف پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ کسی مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے اور مفت ملتا ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو اور قدم میں استوار اور امتحان کے وقت صابر ہو۔ لیکن خدائے عزّ وجل کی لدنّی ہدایت جو اس آیت میں مذکور ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ وہ بجز مجاہدہ کے نہیں ملتی‘‘۔ (ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہی ہے یہ چیز اور ایک خاص مجاہدہ سے ملتی ہے۔) ’’مجاہدہ کرنے والا ابھی مثل اندھے کے ہوتا ہے‘‘۔ (عام ایمانی حالت تو مل جاتی ہے اس سے بغیر زیادہ مجاہدے کے، لیکن ابھی اس کی حالت اندھے کی سی ہے۔ اس میں مزید ترقی کے درجے پانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اس کی حالت ابھی مثل اندھے کی ہے) ’’اور اس میں اور بینا ہونے میں ابھی بہت فاصلہ ہوتا ہے۔ مگر روح القدس کی تائید اس کو نیک ظن کر دیتی ہے اور اس کو قوت دیتی ہے جو وہ مجاہدہ کی طرف راغب ہو‘‘۔ (تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی طرف کوشش کر رہا ہوتا ہے تو پھر اس کو روح القدس سے قوت مل رہی ہوتی ہے کہ مجاہدہ کرتا چلا جائے) ’’اور مجاہدہ کے بعد انسان کو ایک اور روح ملتی ہے جو پہلی روح سے بہت قوی اور زبردست ہوتی ہے۔ مگر یہ نہیں کہ دو روحیں ہیں، روح القدس ایک ہی ہے صرف فرق مراتبِ قوت کا ہے‘‘ (کہ ایک روح ہے ایک میں زیادہ قوت ہے ایک میں کم۔ پہلے درجے میں کم قوت تھی، جب دوسرا درجہ حاصل کیا تو زیادہ قوت پیدا ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عرفان اور پہچان زیادہ ہو گئی۔ اس کی طرف بڑھنے کے نئے نئے راستوں کی طرف رہنمائی مل گئی۔) ’’جیسا کہ دو خدا نہیں ہیں صرف ایک خدا ہے۔ مگر وہی خدا جن خاص تجلیات کے ساتھ ان لوگوں کا ناصر اور مربی ہوتا اور ان کے لئے خارق عادت عجائبات دکھاتا ہے وہ دوسروں کو ایسے عجائباتِ قدرت ہرگز نہیں دکھلاتا‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر23 صفحہ 425,426)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش اس کے ذمہ ہے اسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اِس امت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لے گا سب وعدے قرآنِ شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں؟‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 223,224 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ مسلسل کوشش جاری رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔

فرمایا کہ ’’اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آ جاتی ہے اور پھر اسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے۔ .... اب سوال ہوتا ہے کہ جبکہ یہ مابہ الامتیاز ہے تو کیوں ہر شخص نہیں دیکھ لیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سنت اللہ اسی پر واقع ہوئی ہے کہ یہ بات بجز مجاہدہ، توبہ اور تبتّلِ تام کے نہیں ملتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی۔ پس جو لوگ خدا کی وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344 جدید ایڈیشن ربوہ)

فرماتے ہیں: ’’پھر وہ لوگ روح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر ان مجاہدات میں لگے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آ جائیں‘‘ (پھر وہ لوگ یعنی صحابہ روح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر ان مجاہدات میں لگے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آ جائیں) ’’تب انہوں نے خدا کے راضی کرنے کے لئے ان مجاہدات کو اختیار کیا کہ جن سے بڑھ کر انسان کے لئے متصور نہیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو خس و خاشاک کی طرح بھی قدر نہ کیا۔ آخر وہ قبول کئے گئے اور خدا نے ان کے دلوں کو گناہ سے بکلی بیزار کر دیا اور نیکی کی محبت ڈال دی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھایا کرتے ہیں‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 425)

اسی مجاہدہ کی وجہ سے صحابہ کو وہ مقام ملا جس کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے حضرت عمر سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے

بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ بھی کہا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب الصحابہ الفصل الثالث حدیث نمبر 6018 دار الکتب العلمیة بیروت ایڈیشن 2003)

تو یہ مقام تھا مسلسل کوشش اور جہاد کا، جو صحابہ نے اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ اجر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق وشوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا، جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابلِ سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور قرآنِ شریف میں بھی فرمایا گیا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کے واسطے اپنی راہ کھول دیتے ہیں اور صراطِ مستقیم پر چلا دیتے ہیں۔ لیکن جو شخص کوشش ہی نہیں کرتا وہ کس طرح اس راہ کو پا سکتا ہے؟ خدا یابی اور حقیقی کامیابی اور نجات کا بھی یہی گر اور اصول ہے۔ انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں۔ نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 181,182 مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک اس روح کو سمجھنے والا ہو اور ہماری کوششیں ہر آن آگے بڑھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنا عہد پورا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف لے جارہی ہوں۔ اپنے عہدوں میں کمزوری دکھا کر اور اپنی کوششوں میں کمی کر کے ہم کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شرمندہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عہد نبھانے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور یہ باقی دن ہم خاص طور پر دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر گزارنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہماری ڈھال بن جائے اور ہمارے دشمنوں کی پکڑ کے سامان فرمائے۔

جس شہید کا مَیں نے ذکر کیا تھا پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید کوائف نہیں آئے، جنازہ اگلے جمعہ ہوگا۔ لیکن کوائف آ گئے ہیں تو ان کا ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہم جنازہ غائب بھی پڑھیں گے۔ جو شہید ہوئے ہیں ان کا نام شیخ عامر رضا صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب ہے۔ ان کی عمر چالیس سال تھی۔ اس وقت بطور سیکرٹری وقفِ جدید خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ علاوہ ازیں شہید جو تھے قائد مجلس اور قائد ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔ ان کا اپنا الیکٹرونکس کا بزنس تھا۔ مسجد کے اندر تھے، وہاں جو دھماکہ ہوا ہے وہ اتنا شدید تھا کہ اندر ان کے آ کے دیواریں گری ہیں اور دروازہ اندر آ کے گرا ہے اس کی وجہ سے شدید زخمی بھی ہوگئے۔ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔ نہایت مخلص اور محنتی احمدی تھے۔ ان کے لواحقین میں ان کی اہلیہ لبنیٰ عامر صاحبہ اور ایک بیٹا اسامہ عامر، عمر 9 سال اور ایک بچی ڈیڑھ سالہ ہے۔ ان کا جنازہ انشاء اللہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا جائے گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ابھی جمعہ کے بعد ہم جنازہ غائب ادا کریں گے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

ہنگامی حالات کے علاوہ بھی ان کے کام چل رہے ہیں۔ مثلاً لائبیریا میں انہوں نے کساوا پروسیسنگ پلانٹ لگایا ہے جس سے غریب کسانوں کو مفت کساوا پیسنے وغیرہ کا مہیا ہے، بیچنے کے بعد کمائی کرتے ہیں۔ انجینئر ایسوسی ایشن جو پمپ لگا رہی ہے اس میں یہ بھی کچھ حصہ ڈالتے ہیں اور ان کو مالی مدد دیتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق، جو ان کے ذریعے سے پمپ لگائے گئے ہیں، مدد کی گئی ہے اس میں 1.67 ملین لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا ہے۔ یعنی سولہ لاکھ ستر ہزار لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے ہیں 51,140 لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ تعلیمی وظائف طلباء کو دیئے گئے۔ 21,498 طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے گئے۔ یتامیٰ کی پرورش کا انتظام بھی یہ لوگ کر رہے ہیں۔ بینن میں یتامیٰ کے لئے ایک عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو لمبے وقت کے لئے روزانہ کی بنیاد پر خوراک مہیا کی جارہی ہے۔ بنگلہ دیش، فجی، ویسٹ سمووا، سولومن آئی لینڈ، فلپائن، یوگنڈا، کینیا، پولینڈ، برکینا فاسو، نائیجر وغیرہ میں متاثرہ لوگوں کو بنیادی ضروریات مہیا کی جارہی ہیں۔ غزہ، فلسطین میں بھی جنگ کے بعد بحالی کے لئے یو این او کے تحت کام کرنے والی تنظیموں کے ذریعے ہیومینٹی فرسٹ نے مدد کی۔ ہیٹی میں زلزلے سے متاثرین کی مدد کی گئی۔ اور قریباً 23 ہزار 400 مریضوں اور زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ 169 ڈاکٹرز اور دیگر کارکنان نے گیارہ ٹیموں میں کام کیا۔ پانی کپڑے اور کھانے کی چیزیں تقسیم کی گئیں۔ 7 یتیم خانوں اور ایک سکول کی ضروریات پوری کی گئیں۔ نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد بھی کی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعے سے افریقہ کے غریب ممالک میں 14000 سے زائد مریضوں کا ان کے علاقے میں پہنچ کر علاج کیا گیا۔ ادویات تقسیم کی گئیں۔ ہندوستان میں بھی ہماری ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں، ان کو ادویات مہیا کی گئیں۔ ہندوستان میں 4 کروڑ 4 لاکھ 83 ہزار روپے کی رقم سے غرباء اور ضرورتمند احباب پر رقم خرچ کی گئی، دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ ماریشس اور UK کے خدام نے بھی خدمتِ خلق کا کام کیا۔ UK کے خدمتِ خلق کے پروگرام کے تحت ایک لاکھ 64 ہزار پاؤنڈ کے فنڈ مہیا کئے گئے۔ اور اس کے تحت مختلف چیریٹیز کو دیئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ اس سال اب تک آئی کیمپوں میں ہم نے 246 مریضوں کے موتیا کے مفت آپریشن کئے۔ اور اب تک 1423 مریضوں کے مفت آپریشن کر چکے ہیں۔ فریقہ کے مختلف ممالک میں قیدیوں سے رابطہ کر کے ان کی خبر گیری کی جارہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں

حضور نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں، اس کے تحت 39 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ جن میں ہمارے 41 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 656 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ بینن داسا میں ایک کرایہ کی ایک عمارت میں نیا ہسپتال کھولا گیا ہے۔ پاراکو میں ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

حضور نے بتایا کہ ڈاکٹر خاور احمد منصور صاحب پاراکو، بینن سے کہتے ہیں کہ اگست 2009ء کے مہینے میں ایک آدمی آیا۔ چودہ سال قبل اس کے مثانے میں تکلیف ہوئی تھی اور اس کا پیشاب بند ہو گیا تھا اس وقت اس نے ہر جگہ علاج کروایا۔ ڈاکٹرز نے بس یہی ایک حل نکالا کہ مثانے کے اوپر پیٹ میں ایک مصنوعی نالی لگا دی جائے جو پیٹ سے ہر وقت لٹکی رہے، اور چنانچہ اس نے چودہ سال اسی طرح گزار دیئے۔ اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ہسپتال میں خدا تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں اس کی کہانی سن کر اور اس سوچ کے تحت کہ اس خدا کے بندے کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ہسپتال سے علاج کروانے کا خیال آخر ایسے ہی نہیں آیا اس میں کوئی خاص خدا تعالیٰ کی حکمت ہو گی اور شاید خدا تعالیٰ کوئی معجزہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے ڈاکٹر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی پاک سوچ کے ساتھ یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر آخر اس کیس کو لینے کا فیصلہ کیا اور دعا اور صدقہ سے اس کے مثانے کا آپریشن کیا تو بہت complications سامنے آئیں مگر واقعتاً اس وقت خدا تعالیٰ کی کوئی خاص تائید و نصرت میرے ساتھ تھی کہ آپریشن کے دوران مثانے کی چودہ سال بند اور ناممکن نالیاں ایک ایک کر کے کھلتی گئیں اور بالآخر اس کے تمام ٹشوز نے کام کرنا شروع کر دیا اور جو external نالی پیٹ میں لگائی گئی تھی اس کو ختم کیا اور چودہ سال کے بعد دوبارہ پیٹ کے اندر خدا تعالیٰ کے تخلیقی نظام سے منسلک کیا گیا۔ اور اس کے مثانے کی نارمل صورتِ حال بن گئی۔ اس مریض کے لئے بھی یہ بات ایک معجزہ سے کم نہیں تھی۔

اسی طرح کینیا میں شیانڈہ کے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ جس کا گھٹنا سوجا ہوا تھا اور کئی سالوں کی بیماری سے ٹانگ اکٹھی ہوگئی تھی اور کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ اس کا خاوند نیروبی میں ایک بڑا پولیس افسر ہے۔ اس نے کافی کوشش کی۔ آخر تنگ آ کر اسے لاعلاج قرار دے دیا گیا۔ ایک کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔ اسے کسی ذریعے سے ہمارے ہسپتال کا پتہ چلا۔ گھر والوں نے سوچا کہ چلو یہاں بھی ٹرائی کر لیتے ہیں۔ جب ہم نے علاج کیا تو پانچ دن میں وہ چلنے کے قابل ہوگئی۔ پھر ایک ماہ علاج چلتا رہا اور آہستہ آہستہ اس کی ٹانگ قریباً سیدھی ہوگئی۔ اب جب لوگ اسے چلتا دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ ہمارے ہسپتال میں اعزازی شفا کے نمونے کا ایک چلتا پھرتا اشتہار بن گیا ہے۔ اور اس علاقے سے کثرت سے مریض ہمارے ہسپتال میں آ رہے ہیں۔ اسی طرح ربوہ میں بھی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور فضلِ عمر ہسپتال بڑی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریکِ وقفِ نو

حضور نے تحریک وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 2139 واقفینِ نو کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 41,220 ہوگئی ہے۔ اور 87 ممالک سے واقفین شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد 26,067 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 15,153 ہے۔ پاکستان کے واقفینِ نو کی مجموعی تعداد 24,309 ہے۔ بیرونِ پاکستان 16,911 ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 98 واقفین اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنی خدمات جماعت کو پیش کر چکے ہیں اور مصروفِ عمل ہیں۔ واقفینِ نو میں بھی پاکستان میں ربوہ میں سب سے زیادہ ہیں۔

احمدیہ ویب سائٹ

حضور نے فرمایا کہ ایک احمدیہ ویب سائٹ ہے اس میں بھی مختلف زبانوں میں کافی لٹریچر موجود ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

حضور انور نے فرمایا کہ پریس اینڈ پبلیکیشن کے شعبہ کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطہ

حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین سے رابطہ جو ایک بہت اہم کام ہے اس کو نئے سرے سے بحال کیا گیا ہے۔ اور اس میں ہمیشہ کی طرح غانا سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے دورانِ سال 60 ہزار مزید نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اور گزشتہ پانچ سالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 لاکھ 69 ہزار 800 نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔

دوسرے نمبر پر نائیجریا ہے انہوں نے امسال 34 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اس طرح اب تک یہ کل 5 لاکھ 21 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس سال 16 ہزار 600 نومبائعین سے رابطہ زندہ کیا ہے۔ اور اب تک 2 لاکھ 19 ہزار سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ نے 11 ہزار نومبائعین سے رابطہ کیا ہے۔ان چار سالوں میں 47 ہزار نومبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔

سیرالیون نے اس سال 165 گاؤں کے 65 ہزار نومبائعین سے رابطہ کیا ہے اور ان کو نظام میں شامل کیا ہے، اس طرح 1 لاکھ 1 ہزار 800 نومبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔

ہندوستان میں جو دورانِ سال رابطے ہوئے ہیں وہ 1,811 ہیں اور اب تک 79 ہزار 712 نومبائعین سے رابطے بحال ہو چکے ہیں۔

بنگلہ دیش نے اللہ کے فضل سے ایک ہزار 500 سے زائد نومبائعین سے اپنا رابطہ زندہ کیا ہے۔

کینیا نے 10 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔اور 42 ہزار نومبائعین سے رابطہ قائم کر چکے ہیں۔

کینیا نے ایتھوپیا میں وفود بھیج کر 965 نومبائعین سے رابطہ قائم کیا ہے۔صومالیہ میں بھی 456 نومبائعین سے رابطہ کیا گیا ہے۔

یوگنڈا میں اس سال 30 مقامات پر 4 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ قائم کیا گیا ہے۔

بینن نے 265 دیہات کے 24 ہزار 700 نومبائعین سے رابطہ قائم کیا۔

لائبیریا نے دورانِ سال مزید 750 نومبائعین سے رابطہ قائم کیا وہاں پر پہلے بھی بیعتیں تھوڑی تھیں۔

مالی نے 3,300 نومبائعین سے رابطہ قائم کیا۔

بیعتوں کی تعداد

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اب تک بیعتوں کی کل تعداد 4 لاکھ 58 ہزار 760 ہے۔119 ممالک سے 407 قومیں احمدیت میں شامل ہوئی ہیں۔انشاءاللہ تعالیٰ کل عالمی بیعت میں ان کی نمائندگی ہوگی۔

جماعت نائیجریا کو اس سال ایک لاکھ 41 ہزار بیعتوں کی توفیق ملی۔43 نئی جماعتیں بنی ہیں۔72 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔جماعت احمدیہ غانا کو 47 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔10 مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔14 مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔مالی میں 94 ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔101 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔35 نئی جماعتیں بنی ہیں۔برکینا فاسو میں 23 ہزار 265 لوگ دورانِ سال احمدیت میں داخل ہوئے۔69 مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا اور 42 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔آئیوری کوسٹ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 10 ہزار 700 بیعتیں ہوئیں۔اور 28 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔سینیگال کو اس سال 35 ہزار سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔جماعت احمدیہ بینن کو اس سال 21 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔جماعت نائیجر کو امسال 15 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔یوگنڈا کو اس سال 5 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔16 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔کینیا کو اس سال 3,793 بیعتوں اور صومالیہ میں 140 کے حصول کی توفیق ملی۔ایتھوپیا میں 111 بیعتیں ہوئیں۔اس سال سیرالیون کو 31,600 بیعتوں کی توفیق ملی اور 125 نئی جماعتیں بنی ہیں۔کانگو برازویل کو دورانِ سال 10 ہزار نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ہندوستان میں اس سال 2,895 بیعتیں ہوئیں۔اور پندرہ ائمہ اور مساجد اور ایک مفتی صاحب نے بھی احمدیت قبول کی اور اللہ کے فضل سے ایمان پہ اور اخلاص سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہ تمام ممالک جہاں بیعتیں ہو رہی ہیں، ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نومبائعین سے رابطے کے ساتھ ساتھ، جن سے پچھلے رابطے قائم کر رہے ہیں ان کو رابطوں میں مضبوط تر کرنا ہے۔اور ایک لمحے کے لئے بھی ان سے نظریں نہیں اٹھانی۔

بیعتوں کے دوران بعض واقعات

حضور نے بیعتوں کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ لاہور کی دو مساجد میں ہونے والی شہادتوں کو جماعت احمدیہ بینن میں جہاں جہاں ایم۔ٹی۔اے کی سہولت موجود تھی، عوام نے دیکھا اور بعض جگہوں پر احمدی تو احمدی، غیر احمدی عیسائی بھی رو رہے تھے۔Pobe ریجن کے مبلغ سلسلہ قیصر محمود طاہر بتاتے ہیں کہ اس سے اگلے دن ان کے ریجنل صدران کی میٹنگ تھی۔اس دن تمام جماعتوں کے صدران نے کہا کہ ہمیں بتائیں ہم اپنے ان بھائیوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ان سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔اور بعض نومبائع نے تو جذبات میں آ کر کہا کہ ہمیں بھی انتقام لینا چاہئے۔جس پر ان کو اُن کو میرے حوالے سے بتایا گیا کہ حضور نے صبر اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے، یہی ہمارا انتقام ہے۔انہی دنوں کچھ عرصے سے ایک عیسائی آدیچے کادیو صاحب ہمارے لوکل معلم کے زیرِ تبلیغ چلے آ رہے تھے۔تمام دلائل سننے کے بعد بھی ماننے کو نہیں آتے تھے اس واقعہ کو جب انہوں نے سنا اور ٹی وی پر دیکھا اور پھر میرا خطبہ سنا کہ ہم نے صبر کرنا ہے اور دعائیں کرنی ہیں تو بے اختیار اس نے کہا یہ کام ایک سچی جماعت کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور اسی لمحے اس نے بیعت کر لی۔

حضور انور نے بتایا کہ بینن کے شمال مشرق کے ایک شہر باسیلا میں ہمارے لوکل مشنری آلیو حسینی صاحب وہاں کے ریجن ریڈیو پر ہفتہ وار تبلیغ کرتے ہیں، اٹھائیس جون 2010ء کو تبلیغ جاری تھی، کہ فون آنے شروع ہوئے کہ امام صاحب آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔دیکھتے نہیں کہ ہمارے علاقے میں قحط سالی ہے اور فصلیں سڑ گئی ہیں، جل رہی ہیں، اب تو جانور بھی بھوکے رہنے لگے ہیں۔آپ لوگوں کی دعائیں قبل ہوتی ہیں تو دعا کر کے بارش کیوں نہیں برسوا لیتے۔آلیو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ریڈیو پر تبلیغ کے دوران مَیں نے اعلان کیا کہ قحط سالی عوام کی شامتِ اعمال ہوتی ہے اور قرآنِ کریم میں لکھا ہے کہ جو لوگ خدائے ربّ العالمین سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں، وہ ان پر بارش برساتا ہے۔تو مَیں عوام کو اس طرف بلاتا ہوں کہ آؤ سارے مل کر اپنی اپنی جگہ استغفار کریں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور بارش کے نزول کے لئے دعا کریں۔چنانچہ ریڈیو پر ہی میں نے دعائے مغفرت اور دعائے استسقاء کی اور بارش برسنے کے لئے دعا مانگی۔اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی، موسلا دھار بارش ہوئی اور جل تھل ہو گیا۔اس رحمتِ خداوندی کے ظہور کے بعد اس علاقے میں بفضلہ تعالیٰ سات سو بیعتیں ہوئیں۔

ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ لونسار، سیرالیون بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سیرالیون کے بعد ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے تو وہاں جلسے میں شامل ہونے والے دوست سلیمان کمارا نے جب بیعت کی تو خاکسار نے استفسار کیا کہ آپ نے ایسی کیا بات دیکھی جس کی بناء پر آپ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ میں اس بار جب جلسے میں شامل ہوا تو میں نے وہاں ایسی باتیں دیکھیں جو دنیا کے میلوں ٹھیلوں میں نہیں پائی جاتیں۔اتنے سارے لوگ صبح نمازِ تہجد ادا کرتے ہیں، جلسے کا انتظام غیر معمولی تھا۔اتنے سب افراد کو وافر کھانا دینا، پانی مہیا کرنا، بہترین رہائش مہیا کرنا، علاوہ ازیں اتنے تمام لوگوں کا پورے سکون سے بیٹھ کر سارے پروگرام کو سننا ایسے امور تھے جنہوں نے میرا دل کھینچ لیا اور میں بیعت کئے بنا رہ نہیں سکا۔

ناصر محمود صاحب کینیا سے لکھتے ہیں کہ Kifyonzo نامی گاؤں میں کافی عرصے سے ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے، اس جگہ پر بھی دورانِ سال یک تبلیغی میٹنگ رکھی گئی یہ علاقہ بھی کافی دُور واقعہ ہے۔جب یہاں تبلیغی جلسہ کرنے کا پروگرام بنا تو وہ شدید بارشوں کے دن تھے اور اس دن بھی مسلسل رات سے بارش ہو رہی تھی۔صبح جب ہم مشن ہاؤس سے اس جگہ کے لئے نکلے تو خاکسار اور وفد میں موجود احباب کو تشویش لاحق تھی کہ شاید آج جلسہ نہ ہو سکے مگر طے یہی پایا کہ اللہ کی راہ میں نکل رہے ہیں اللہ تعالیٰ خود مدد فرمائے گا۔سارا راستہ شدید بارش جاری رہی جس کی وجہ سے راستہ میں شدید پھسلن اور کیچڑ تھا۔خاکسار کے ساتھ موجود بعض احباب جنہوں نے راستہ پہلے نہیں دیکھا تھا اس بات کا اظہار کیا کہ اس راستہ میں تو عام حالات میں سفر کرنا ممکن نہیں ہے کجا یہ کہ یہاں شدید بارش ہے۔بہر حال ہم منزل تک پہنچ گئے اور خوشی یہ ہوئی کہ لوگ وہاں موجود تھے جس کو دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی۔حیرت اس بات کی کہ عام حالات اور دنوں میں بھی اس قدر لوگ تبلیغی جلسوں میں حاضر نہیں ہوتے، اس قدر شدید خراب موسم میں بھی موجود تھے اور خوشی اس بات کی کہ سب آج وقت کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام سننے کے لئے موجود ہیں۔وہاں اس طرح جذبے سے لوگ آئے۔

رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبولِ احمدیت

حضور نے رؤیا کے ذریعہ قبول احمدیت کے بھی بعض واقعات بیان فرمائے۔حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ درابوالحسن معلم رِدگو لکھتے ہیں کہ خاکسار جب ایک گاؤں وُرُوکوں میں تبلیغ کے لئے گیا تو رات کو تبلیغ کی، تمام اختلافی مسائل کے بعد ان کو جماعت کا نظام بتانے لگا اور خلیفۂ وقت کا بتایا تو امام وانی سعیدو صاحب نے مجھے روک کر کہا کہ آپ نے خلیفہ کا لفظ بولا ہے میں آپ کو اپنا ایک خواب سنانا چاہتا ہوں جو کہ آج تعبیر ہو کر میرے سامنے آیا ہے۔یہ خواب کافی عرصے پہلے دیکھا ہے لیکن میں نے کسی کو نہیں سنایا۔جب آپ نے لفظ خلیفہ بولا ہے تو مجھے اپنی خواب یاد آ گئی ہے۔خواب میں دیکھا ہے کہ خلیفہ وقت آئے ہیں اور ہم تمام لوگ گاؤں کے سوئے ہوئے ہیں۔اور خلیفہ وقت کھڑے ہیں اور لوگوں کو اٹھا رہے ہیں اور میں نیند سے اسی حالت میں بیدار ہو جاتا ہوں۔اور کہتے ہیں کہ ہمارا گاؤں بہت دور جنگل میں ہے جہاں کوئی بھی تبلیغ کے لئے نہیں آتا۔صرف آپ ہی ہیں جو آئے ہیں۔معلم صاحب نے ان کو بتایا کہ اس وقت دنیا میں یہ نعمت خلیفہ وقت کی صرف جماعتِ احمدیہ کے پاس ہے، ایک خلیفہ ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہے۔وہ کھڑے ہیں اور آپ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہے ہیں۔الحمدللہ اس خواب کی بدولت امام صاحب دو سو پچیس افراد سمیت جماعت میں شامل ہوئے۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ لیو (Leo) ریجن کے ایک دوست بارِعثمان صاحب نے بیان کیا کہ میں احمدیت کا شدید مخالف تھا اور جب لوگ احمدیت کے خلاف تبلیغ کرتے تو مجھے اچھا لگتا تھا۔جب ریڈیو اسلامک احمدیہ لیو شروع ہوا تو میں اپنی نفرت کی وجہ سے ریڈیو نہ سنتا تھا اور جب ایک دن پتہ چلا کہ ریڈیو کا انٹینا گر گیا تو لوگوں نے کہنا شروع کیا دیکھا جھوٹ تھا اس لئے ان کے ریڈیو کا انٹینا گر گیا ہے۔وہاں بڑا طوفان آیا تھا، ایک دن میں سویا ہوا تھا تو خواب میں ایک آدمی بالکل سفید لباس میں نظر آیا۔مَیں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ ہے۔پھر اس فرشتے نے کہا کہ لوگ جو کہہ رہے ہیں کہ احمدیہ ریڈیو کا انٹینا جھوٹا ہونے کی وجہ سے گرا ہے یہ غلط بات ہے، یہ لوگ منافق ہیں، خدا تعالیٰ بہت جلد اس سے بہتر انٹینا لے آئے گا۔لوگوں کی باتوں کو چھوڑو۔سچائی صرف احمدیت ہی میں ہے۔پھر میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ میں سچائی کو کس طرح جان سکتا ہوں۔اس فرشتے نے کہا صرف ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پکڑ لو۔پھر میں بیدار ہو گیا۔اس خواب کے بعد کوئی شک احمدیت کی سچائی میں باقی نہ رہ گیا۔ابھی اس خواب کے بعد چند دن ہی گزرے تھے کہ ریڈیو احمدیت کا پیغام سنا اور اس میں بار بار ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر آ رہا تھا۔دراصل یہ خطبہ کا ترجمہ نشر ہو رہا تھا جو اس نے سنا۔چنانچہ اس کے بعد بارِعثمان صاحب آئے اور اپنے تمام سوالوں کا جواب پا کر بہت خوش ہوئے اور پھر مجھے بھی انہوں نے ٹی۔وی پر دیکھا اور کہا کہ بس میں آپ کے ساتھ ہوں اور بیعت کرتا ہوں۔دعا کریں کہ جب میں اگلی دفعہ آؤں تو میرا پورا گاؤں احمدیت میں داخل ہو چکا ہو۔

بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ نومبر 2009ء میں ہمارے لوکل مشنری حسینی آلیو صاحب باسیلہ ریجن کے گاؤں واقے (Wake) میں تبلیغ کی غرض سے گئے۔تبلیغ جاری تھی کہ ایک آدمی محمد نامی صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ٹھہرو میں تمہیں اپنی خواب بتاتا ہوں جو چند دن ہوئے میں نے دیکھا ہے۔میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے، خوبصورت سٹیج ہے اور ایک روحانی ماحول ہے، اور ہر لمحہ رب کی باتیں ہو رہی ہیں، یہ بڑا مجمع افریقیوں کا ہے لیکن چند ایک وائٹ، سفید فام آدمی بھی ہیں۔اور جو تم باتیں کر رہے ہو ایسی ہی وہاں بھی بار بار آ کر لوگ باتیں کرتے ہیں۔یہ لوگ خدا کی حقیقت بتاتے ہیں اور اصل مذہب کی پہچان کروا رہے ہیں۔خواب سنانے کے بعد کہنے لگے کہ باتیں تو تمہاری ویسی ہی ہیں مگر نظارہ وہ نہیں ہے جو مَیں نے دیکھا ہے۔اس پر ہمارے لوکل مشنری نے ان سے کہا کہ بیس پچیس دن کے بعد 18 دسمبر 2009ء کو ہمارا جلسہ ہے وہ آ کر Attend کرو۔چنانچہ اس کے پروگرام میں وہ آ کر شامل ہوئے اور پہلا دن گزرا تھا کہ شام کو بڑے جذباتی ہو کر آئے اور روتے ہوئے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے کہ یہی نظارہ مَیں نے دیکھا تھا اور 230 مزید بیعتیں بھی اس گاؤں سے ملیں۔

مالی (Mali) میں کولنجیبا سے پندرہ کلومیٹر دور ایک گاؤں ہے۔فلالا کونی صاحب ایک شخص ڈومبیا عبدو، دومبیا مشن ہاؤس آئے اور اس نے بتایا کہ مَیں احمدیوں کو اچھا نہیں سمجھتا تھا لیکن کل رات مَیں نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ خواب میں آئے ہیں اور آپ نے فرمایا احمدی سچے ہیں اور میری آنکھ کھل گئی۔اس لئے مَیں آپ کے پاس آیا ہوں اور اپنی فیملی سمیت 31 افراد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔اور تمام چندہ جات میں شامل ہونے کا وعدہ کرتا ہوں۔

کرغزستان کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ نو احمدی تنچ تک (Tinchtik) صاحب زیرِ تبلیغ تھے اور گاہے بگاہے مشن ہاؤس تشریف لایا کرتے تھے۔ بیعت سے قبل انہوں نے ایک خواب دیکھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصے سے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا لیکن تا حال بیعت کے لئے شرح صدر نہیں تھی۔ انہی ایام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ چھت پر ایک کالی شبیہہ نظر آتی ہے اس وقت میں فوراً سورۃ فاتحہ اور لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا ورد کرتا ہوں اس کے بعد مجھے خواب میں ایک سفید ورق دکھایا جاتا ہے جس کے اوپر عربی میں کچھ لائنیں لکھی ہوئی ہیں، ان کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کے فوراً بعد دیکھتا ہوں کہ بائیں طرف اوپر کونے میں رشین میں لکھا ہوا تھا کہ اسلام حقیقی دین اور اونچی آواز آ رہی تھی کہ احمدیت حقیقی اسلام۔ اس خواب کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور مَیں نے فوراً بیعت کر لی۔

مراکش کے ایک دوست نے خواب دیکھا کہ بہت سے لوگ مسجد کی طرف جا رہے ہیں، میں بہت پریشان تھا کہ میں کس مسجد کی طرف جاؤں، تب کسی نے کہا کہ دائیں ہاتھ والی مسجد میں جاؤ۔ اس وقت تمام مساجد میں خطبہ ہو رہا تھا لیکن اس مسجد میں جو امام خطبہ دے رہے تھے ان کی داڑھی سفید تھی اور سر پر پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ جب ان کا خطبہ شروع ہوا تو دوسرے مولویوں کا خطبہ بند ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس خواب کا ان کے دل و دماغ پر بڑا اثر تھا۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے پھر خواب دیکھا کہ میں مسجد سے باہر آیا ہوں، لوگ قطاروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح آخر پر ایک شخص بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اچانک ایم ٹی اے دیکھا تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں پتہ چلا۔ جب خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا تو پہچان لیا، یہ تو وہی تھے جو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور دوسرے خواب میں بیعت لے رہے تھے یہ دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

حضور نے فرمایا کہ جب بھی جماعت میں وسعت پیدا ہوتی ہے، تبلیغ زیادہ ہوتی ہے، بیعتیں زیادہ ہوتی ہیں تو مخالفین کی مخالفتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور ان کی کوششیں ہوتی ہیں کہ نومبائعین کو خاص طور پر لالچ سے، ڈرا دھمکا کر احمدیت سے دور ہٹایا جائے۔ تو اس بارے میں بھی چند ایک واقعات ہیں۔

تنکوڈوگو ریجن کے گاؤں گانزورگو کے چیف نے ہمارے مبلغین کو تبلیغ کی دعوت دی۔ پروگرام کے مطابق 22 اپریل 2010ء کو ہمارا وفد تبلیغ کے لئے پہنچا۔ وہاں پہنچنے سے قبل ہی گاؤں کے مرد، عورتیں، بچے سب مسجد میں جمع ہو چکے تھے اور مسجد بھر چکی تھی۔ تبلیغ شروع ہوئی جو قریباً ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ سوال و جواب کے اختتام پر گاؤں کے چیف نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم ریڈیو سن کر قریبی جماعت سے آپ کے متعلق معلومات لے کر پہلے ہی مطمئن ہو چکے تھے، صرف آپ کی آمد کا انتظار تھا۔ تمام گاؤں آپ کے ساتھ ہے اور اس گاؤں میں اگر کوئی تبلیغی و تربیتی پروگرام ہو گا تو صرف جماعتِ احمدیہ ہی اس پروگرام کو کرنے کی مجاز ہو گی۔ چونکہ ہم نے شہر کے علماء کو یہاں آنے کی دعوت دی تا کہ وہ ہماری اور ہمارے بچوں کی تربیت کا انتظام کریں، مگر وہ نہیں آئے۔ ان لوگوں کے پاس ہم خود بھی گئے لیکن پھر بھی وہ اس کام کے لئے نہیں آئے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کو ہم نے صرف پیغام بھجوایا ہے اور آپ لوگ تکلیف دہ سفر کر کے پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے صرف یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے ایک پیغام پر آپ ہمارے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے معلمین ان کو سمجھاتے اور مزید تحقیق کرنے کو کہتے مگر وہ یہی کہتے رہے کہ آپ کیوں خوف کرتے ہیں۔ ہم پھسل جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ ہمیں کوئی احمدیت سے دور نہیں کر سکتا۔ اب صرف احمدیت ہی اس گاؤں میں جگہ لے گی۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد جو سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آ چکا تو دوبارہ 25 جون کے لئے دورے کرنے کا ہمارے مبلغین نے پروگرام بنایا، اس گاؤں میں گئے تو چیف نے بتایا کہ ہماری تبلیغ کے بعد غیر احمدی مُلّاں تین مرتبہ اس گاؤں میں آ چکے ہیں اور احمدیت سے دُور رہنے کا کہہ چکے ہیں لیکن ہمارا ان سے یہی سوال رہا ہے کہ آپ اس وقت کہاں تھے جب ہمیں آپ کی ضرورت تھی۔ ہم نے دل سے احمدیت قبول کر لی ہے اب ہمیں کیوں بہکانے کے لئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم نے دل سے احمدیت کو قبول کیا ہے آپ فکر نہ کریں۔ جتنے مرضی گروپ آئیں آپ ہمیں ثابت قدم پائیں گے۔ احمدیت کی وجہ سے ہم ہر قسم کے نقصان کے لئے تیار ہیں۔ خواہ یہ آگیں لگائیں، گردنیں کاٹیں، جانور ذبح کر دیں، کھیت جلا دیں پھر بھی ہم احمدیت سے دور نہیں ہٹیں گے۔ یہ ایمان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں پیدا ہوا ہے جو جنگلوں میں رہنے والے ہیں۔

مبلغِ سلسلہ رومانیہ لکھتے ہیں کہ اس سال جنوری 2010ء میں رومانیہ میں ایک دوست فلورین اندریا صاحب نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد سب سے پہلے خاکسار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر مانگی۔ اس نے تصویر اپنے سینہ سے لگائی اور اس کو اپنی دکان پر ایک نمایاں جگہ پر آویزاں کر رکھا ہے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر بتاتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔

احمد جبرئیل سعید صاحب (مبلغ گھانا) بیان کرتے ہیں کہ اوور سیز کا علاقہ نومبائعین کا علاقہ ہے یہاں پہلے جلسے کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ مانکارا گو کا غیر احمدی چیف اس علاقے میں بدقسمتی سے محمد حسین بٹالوی کا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ ہر جگہ پہنچ کر لوگوں کو ہمارے جلسہ میں شرکت سے منع کرتا رہا۔ کوبورے اس علاقے میں ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس چیف امام کو بہت بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک تو اس کی تمام تر کوششوں کے باوجود جلسے کی حاضری 1650 رہی۔ دوسرے یہ کہ اس کے اپنے چیف نے بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے پیغام بھجوایا اور اس کے ساتھ وفد بھجوایا بلکہ جماعت کو اپنے علاقہ مانکارا گو میں تبلیغ کرنے کی درخواست کی۔ یہی نہیں بلکہ مانکارا گو سے چند ایک نئے احمدیوں نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ ان میں سے ایک شخص نے جلسہ میں مائیک پکڑ کر اعلان کیا کہ جو بھی ہو مَیں اور میری فیملی احمدیت پر ہی مریں گے۔ اس پر ہر طرف سے نعرہ تکبیر بلند ہونے لگے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ہم مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ چکے ہیں۔

معلم غفار صاحب بیان کرتے ہیں کہ بینن بوزون جماعت کے قائد مجلس کے بڑے بھائی جو کہ مشرک تھے اور احمدیت کے مخالف تھے پہلے اپنے بھائی کو جادو ٹونے کے ذریعے ڈراتے رہے اور جب وہ بیمار ہوئے تو ان کو مر جانے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ اس پر جماعت نے بہت دعائیں کی اور قائد صاحب ٹھیک ہو گئے۔ ان کی صحت پر ان کے مشرک بھائی نے ایک اور شوشہ چھوڑا کہ میرا بھائی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ ان کو سمجھایا گیا کہ ہماری جماعت کی یہ تعلیم نہیں۔ لیکن وہ نہ مانے، آخر گاؤں کے صاحبِ اثر احمدی احباب نے اس کے گھر جا کر یہ کہا کہ ہم احمدی اب مل کر یہ دعا کریں گے کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ ہمارے سامنے مرے گا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ سچے کو زندگی دے گا۔ وہ مشرک بھائی چند عرصے بعد فوت ہو گیا۔

مالی کے ریجن فانا کے لوکل مشنری یحیٰ سیسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ فانا میں گذشتہ ماہ ایف ایم ریڈیو پر احمدیت اور انصارِ دین کے ساتھ مباحثہ والی کیسٹ نشر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پروگرام کے ذریعے بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان پروگرام کی کامیابی کو دیکھ کر فانا کے انصارِ دین گروپ کے ایک مولوی مدیبو سنگاریہ نے دس جون کو فانا ریڈیو پر احمدیت کے خلاف تقریر کی جس میں تمام احمدیوں کو، احمدیوں کی کیسٹ سننے والوں کو ملعون قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ ٹھیک تین دن بعد تیرہ جون کو یہ شخص اچانک فوت ہو گیا اور یہ واقعہ علاقے کے لئے عبرت بنا ہوا ہے۔

کرغزستان کے صوبہ اوش کے مضافاتی گاؤں کاشغر میں مرکزی مسجد کا نائب امام ہمارے نو احمدی بھائیوں کو دیکھ کر تھوکتا اور نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قہری تجلی دکھاتے ہوئے اسے عبرت کا نشان بنا دیا۔ مذکور نائب امام دینی مدرسہ کے بچوں کے ساتھ بدفعلی کے جرم میں گرفتار ہوا اور تحقیق ہونے پر پتہ چلا کہ امام یہ گھناؤنے فعل کرتا ہے۔ اسے عدالت کی طرف سے قید کی سزا ملی۔

امیر صاحب آسٹریلیا بیان کرتے ہیں کہ جماعت سالومن آئی لینڈ کے صدر جماعت احمد تاسیما صاحب جب عیسائی سے احمدی ہوئے تو ان کے بیوی کے بھائی نے شدید مخالفت کی اور کہا کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے۔ احمد تاسیما صاحب اور ان کی بیوی کے مخالف بھائی ایک مرض میں مبتلا ہو گئے اور ایک ہسپتال میں داخل ہوئے۔ احمد تاسیما صاحب نے اپنے سرہانے حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر رکھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنے رشتے دار جو کہ جماعت کے سخت مخالف تھے ان کو کہا کہ جو بھی ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ اسی مرض میں اسی ہسپتال میں مر جائے گا۔ اس کے کچھ ہی دنوں میں بیوی کے مخالف بھائی اسی ہسپتال میں مر گئے اور آپ شفا پا کر گھر آئے۔ ایک اور نشان بھی ظاہر ہوا کہ ہسپتال میں ایک اور صاحب داخل تھے اور انہوں نے صدر صاحب سے تصویر کے بارے میں دریافت کیا اور جماعت کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اپنا نام احمد یحیٰ جان رکھا، انہوں نے جماعت کو پھر زمین بھی عطیہ میں دی۔

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس تحریک کے بعد سے اب تک تعداد جو ہے 38 ہزار سے ایک لاکھ 9 ہزار ہو چکی ہے۔ مجلس کارپرداز میں مسل نمبر ایک لاکھ 3 ہزار ہے۔ قادیان کی 6,300 ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بھی جماعت بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

ملک طاہر حیات صاحب مبلغ قزاقستان لکھتے ہیں کہ لاہور کے حادثہ سے اگلے دو تین دن بعد ساری جماعت یوں سینٹر میں جمع ہو جاتی ہے۔ جیسے اس کا کوئی قریبی عزیز شہید ہو گیا ہو۔ ہفتے کے دن ہمارے ایک بزرگ میاں بیوی اپنی پنشن لے کر آ گئے اور کہا یہ ہمارے بھائیوں کے لئے لے لیں۔ خاکسار نے کہا گو شہداء کے خاندانوں کے لئے سیدنا بلال فنڈ موجود ہے مگر ابھی اس سلسلے میں کوئی الگ مرکزی ہدایت نہیں۔ انہوں نے اضطرار سے وہ رقم بطور امانت رکھوا دی کہ اگر کوئی الگ تحریک ہو تو ٹھیک ورنہ اس کو سیدنا بلال فنڈ میں جمع کروا دیا جائے۔

نعیم طاہرسون صاحب سیرالیون سے لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع خاتون فاطمہ مانسارے صاحب سخت بیمار تھیں، ان کی چھاتی میں انفیکشن کی وجہ سے سوجن تھی، پیپ پڑ چکی تھی، بہت سی انگریزی اور دیسی ادویات استعمال کیں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ خاکسار دورے پر اس علاقے میں گیا تو دیگر لوگوں کے علاوہ ان سے بھی ملا۔ حال احوال پوچھا، ان کے لئے دعا کی اور چندے کی تحریک بھی کی۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے گا۔ اس غریب خاتون کے پاس صرف دو ہزار لیونز یعنی پچاس سینٹ تھے جو انہوں نے چندے میں دے دیئے۔ ایک ہفتے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی دوائی کے انہیں شفا عطا فرما دی۔ اب وہ بفضلہٖ تعالیٰ بالکل نارمل زندگی گزار رہی ہیں۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ ریجن بسم کے ایک نومبائع احمدی کاروبار کے سلسلے میں اپنی جماعت سے چھ سو کلو میٹر دور دوسرے شہر چلا گیا جہاں جماعت نہ تھی اور جماعت سے اس کا رابطہ بھی دو سال سے منقطع تھا۔ ایک دن اچانک اس کا فون عاملہ کے ایک ممبر کو آیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مَیں بہت پریشان ہوں، مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے مجھے معاف کر دیں۔ اس نے بتایا کہ کل رات مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک سڑک کے کنارے بیٹھا ہوں اور جماعت احمدیہ کی اخبار پڑھ رہا ہوں ایک راہ گیر آتا ہے اور مجھ سے وہ اخبار چھیننے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ اخبار چھیننے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اور مجھے خواب میں یوں سمجھایا جا رہا ہے کہ یہ شخص مجھے جماعت سے دور کرنا چاہ رہا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو مَیں بہت گھبرایا ہوا تھا اور صبح اٹھتے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ مَیں آج ہی آپ کے پیسے ٹرانسفر کرتا ہوں اور آپ میرا چندہ ادا کریں اور میرے لئے دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے معاف کرے اور آئندہ میں مسلسل جماعت سے رابطہ رکھوں اور چندہ ادا کرتا رہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مختصر واقعات تھے جو مَیں نے بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو اس خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہ کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی‘‘۔ فرمایا ’’مگر وہ لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر کار فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے‘‘۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اس کے ساتھ ہی جلسہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 12/اگست 2010ء بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ مرجینہ گل صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد برمی صاحب)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 9/اگست 2010ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار، صوم وصلوۃ کی پابند اور مالی تحریکات میں شوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ دوسروں کی ہمدرد اور ہمیشہ ضرورتمندوں کی مدد کے لئے مستعد رہتیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاں۔ درویش قادیان

17۔ جون 2010 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تقسیم ملک کے بعد قادیان میں رکھے گئے ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ دیہاتی مبلغ کے طور پر یوپی کے علاقہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ پھر نظر کی کمزوری کے سبب مرکز میں واپس بلالئے گئے اور نظارت علیا، نظارت امور عامہ اور دفتر آڈیٹر میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ نظر کی کمزوری کے باوجود کسی کو ساتھ لے کر مضافات قادیان میں اکثر تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

17۔ جولائی 2010 کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 60 سال جماعت کے مختلف اداروں میں بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص باوفا انسان تھے۔ وقف زندگی کی توفیق ملنے پر ہمیشہ خدا کے شکر گزار رہتے۔ آپ کے بیٹے مکرم منصور احمد جاوید صاحب صدر مجلس انصاراللہ ڈنمارک کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرم شمس الدین صاحب اچک ایل۔ ترکی

9۔ جولائی 2010 کو استنبول (ترکی) میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1990 میں احمدیت قبول کی۔ بہت نیک، صالح، صوم وصلوۃ کے پابند، صاحب علم اور دوسروں کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے پناہ عشق تھا اور امام وقت کا اتنا احترام کرتے تھے کہ ایم ٹی اے پر اگر کوئی خطبہ یا خطاب لگا ہوتا تو لیٹ کر سننا تو دور کی بات ہے دیوار یا کرسی سے ٹیک لگا کر سننے کو بھی خلیفۂ وقت کی بے ادبی سمجھا کرتے تھے۔ آپ کو خلافت رابعہ کے دور میں متعدد بار جلسہ سالانہ یوکے اور جرمنی میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ آپ مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے خسر تھے۔

(4) مکرم منیر احمد ناصر صاحب (آف ربوہ)

18۔ جون 2010 کو ہالینڈ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری اکبر علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو، نیک مخلص انسان تھے۔ 1965 سے 1977ء تک نصرت آباد سٹیٹ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے اور محلّہ دارالفضل شرقی ربوہ میں 9 سال تک صدر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم مجیب احمد صاحب (مبلغ سلسلہ) بینن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ (سینئر ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

آپ 29۔ جون کو اچانک بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بڑی نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، پرہیزگار، خلافت کی شیدائی اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر لبیک کہنے والی، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور بہت سی نادار طالبات کی خاموشی سے مدد کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ ایک قابل ٹیچر تھیں۔ قرآن کریم باترجمہ جانتی تھیں۔ آپ نے متعدد لوگوں کو ترجمہ پڑھایا اور دن کا زیادہ حصہ قرآن کریم کی تلاوت میں صرف کرتی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔

(6) مکرم صاحبزادہ صدیق احمد صاحب (ابن مکرم صاحبزادہ سیف الرحمان صاحب)

20۔ جون 2010 کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت مخلص، ملنسار، کم گو اور ہر حالت میں صبر اور شکر کرنے والے انسان تھے۔ 1974ء میں بعض رشتہ داروں نے آپ کو جائیداد سے بے دخل کردیا لیکن آپ ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم رہے اور ان حالات میں نوکری کر کے گزر بسر کا سامان کیا۔ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمود احمد خان صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے خسر تھے۔

(7) مکرمہ رحمت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم صوفی عبدالمجید احمد صاحب سابق امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر)

27۔ مئی 2010 کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں نور احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار، خلافت سے محبت اور عقیدت کا والہانہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مبلغ سلسلہ اور بابو محمد لطیف صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کی ہمشیرہ اور مکرم عبدالرزاق صاحب (ناظم انصاراللہ علاقہ آزاد کشمیر) کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم محمد نصراللہ خان صاحب (سابق نیشنل صدر جماعت مسقط)

18۔ جون 2010 کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت دیندار، مخلص اور جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔ آپ نے قریباً 20 سال تک مسقط میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم عبداللہ خان صاحب سابق امیر جماعت کراچی کے بڑے بیٹے اور مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

(9) مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب (ابن مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب۔ ربوہ)

26۔ مئی 2010 کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے محلّہ دارالعلوم جنوبی کے 13 سال تک صدر رہے۔ باجماعت نماز کے پابند، تہجد گزار اور بڑے فرض شناس، مخلص اور محنتی انسان تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ تنزانیہ کے خسر تھے۔

(10) مکرم محمد افضل صاحب (آف جرمنی)

28۔ مئی 2010 کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1/8 حصہ کے موصی تھے۔ بڑے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کی اولاد کوئی نہیں تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ ہیں۔

(11) مکرم محمد حنیف بٹ صاحب (آف کنری)

15۔ مئی 2010 کو وفات پاگئے۔ مرحوم انتہائی مہمان نواز، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مربیان اور مرکزی نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ عزت واحترام سے پیش آتے۔ درثمین اور کلام محمود کے سینکڑوں شعر زبانی یاد تھے۔ 1985ء کی کلمہ مہم کے دوران آپ کو اپنی جماعت میں بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد عارف بٹ صاحب (مربی سلسلہ) سکھر میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(12) عزیزم شہاب احتشام جنجوعہ (ابن مکرم ڈاکٹر محمد احتشام جنجوعہ۔ یو ایس اے)

گزشتہ دنوں ایک کار ایکسیڈنٹ میں 8 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیز بہت خوش مزاج اور ہردلعزیز طبیعت کا مالک تھا۔ جس کسی سے ملتا اسے اپنا بنالیتا۔ اتنی چھوٹی عمر کے باوجود فلاڈیلفیا جماعت اور اپنے سکول میں بہت زیادہ لوگوں کا پیارا تھا۔ خلافت سے اسے بہت پیار تھا۔ اپنے کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اس طرح سامنے کی دیوار پر لگائی ہوئی تھی کہ جب صبح اٹھوں تو سب سے پہلے میری نظر آپؑ پر پڑے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

✿✿✿✿✿

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے تحت

دوسری فضل عمر تربیتی کلاس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالشافی بھروانہ۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کو ویسٹرن ایریا فری ٹاؤن کے خدام کی دوسری فضل عمر تربیتی کلاس مؤرخہ 20 تا 27 اگست 2010ء کو مشن ہاؤس فری ٹاون کے احاطہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

افتتاح

مورخہ 20 اگست 2010ء کو صبح 10 بجے مکرم مولانا سعید الرحمان صاحب امیر و مبلغ انچارج سیرالیون نے کلاس کا افتتاح کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں مکرم مولانا صاحب نے خدام کو کلاس کے انعقاد کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور دین کو سیکھنے کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے اجاگر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے تربیتی کلاس کے آداب اور ان ایام کو کیسے گزارا جائے، اس موضوع کو خدام کے لیے مختلف عملی مثالوں سے واضح کیا۔

تدریس

چونکہ اس کلاس کا مقصد خدام کی علمی، ذہنی اور اخلاقی تربیت پر زور دینا تھا اس لئے اس کلاس کا ایک نظام الاوقات بنایا گیا، جس میں مختلف مضامین کے لئے وقت مختص کیا گیا۔ کلاس کے مضامین میں قرآن حکیم، حدیث، اسلام احمدیت، علم کلام اور عام دینی معلومات کے علاوہ جماعتی نظام سے آگاہی اور مختلف علمی مضامین پر مشتمل خطابات و دروس شامل تھے۔ اس کے علاوہ مختلف اوقات میں خدام کے لئے آڈیو اور ویڈیو پروگرامز کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔ مختلف مرکزی مبلغین اور مقامی مشنریز کے خطابات کا بھی انتظام کیا گیا۔

مجالس سوال و جواب

نماز ظہر تا عصر مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا جاتا رہا جس میں علماء سلسلہ روزانہ خدام کے سوالات کے جوابات دیتے رہے، خدام نے اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

اس کے علاوہ خدام کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے نماز عصر کے بعد کھیل کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدام پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کے علاوہ نماز تراویح اور نماز تہجد بھی اہتمام سے ادا کرتے رہے۔ نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب روزانہ خدام کو مختلف تربیتی مضامین پر درس دیتے رہے جبکہ نماز عشاء کے بعد بھی روزانہ درس کا سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ یہ کلاس رمضان کے ایام میں منعقد کی گئی تھی اس لئے خدام کی سحری اور افطاری کا انتظام بھی مشن ہاؤس ہی میں کیا گیا۔

اختتامی تقریب

اس کلاس میں 43 جماعتوں سے 260 خدام نے شرکت کی۔ مورخہ 27 اگست 2010ء بروز جمعہ کلاس کی اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم افتخار احمد گوندل صاحب ریجنل مشنری فری ٹاؤن بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔

اس تقریب میں اعزاز پانے والے خدام میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ آخر پر مہمان خصوصی نے خدام کو نصائح فرمائیں، اور دعا کے ساتھ کلاس کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کلاس کو تمام خدام فری ٹاؤن کے لئے باعث برکت بنائے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور شاملین کے لئے باعث ازدیاد علم و ایمان ہو۔ آمین۔

✿✿✿✿✿✿

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

جماعت احمدیہ گھانا کی
تیسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: حافظ سید مشہود احمد ۔ نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ۔ گھانا)

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ غانا کو تیسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس کے انعقاد کی توفیق ملی جو جامعہ احمدیہ غانا کے زیراہتمام منعقد کی گئی تھی۔ یہ کلاس مورخہ 31 مئی تا 3 جولائی 2010ء منعقد کی گئی۔ یہ کلاس صرف Junior High School اور Senior Hig School کے ایسے طلباء کے لئے منعقد کی گئی تھی جو امتحانات کے بعد ان دنوں میں فارغ تھے۔ اس کلاس کے انعقاد کا ایک مقصد جہاں قرآن کریم کی تعلیم سے ان بچوں کو روشناس کروانا تھا وہاں ان کی علمی و اخلاقی لحاظ سے تربیت کرنا بھی تھی تا کہ جب یہ بچے اعلیٰ تعلیم کے لئے کالجز اور یونیورسٹیز میں جائیں اور وہاں عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگوں سے ان کا سامنا ہو تو یہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے بخوبی روشناس ہوں۔ اس کلاس کے انعقاد کے سلسلے میں جو مساعی کی گئیں اس کی جھلکیاں احباب جماعت کے لئے بغرض دعا پیشِ خدمت ہیں۔

انتظامات:

اس کلاس کے انعقاد سے کچھ روز قبل مکرم امیر صاحب گھانا نے خود نیشنل شوریٰ کے موقع پر اس بات کا اعلان کیا اور جماعتوں کے نمائندگان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس بات کا اعلان کریں اور زیادہ سے زیادہ طلباء کو اس کلاس میں شریک ہونے کا پابند کریں۔

اس کلاس کے انتظامات کے سلسلے میں جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ نے خاکسار کو جو جامعہ احمدیہ میں بطور مدرس خدمت کی توفیق پا رہا ہے، اس کلاس کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا۔ جب کہ مولوی عمر فاروق یحیٰی صاحب بطور نائب ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

شعبہ رجسٹریشن:

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے ملک کے مختلف حصوں سے کل 42 طلباء نے اس کلاس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جن میں سے بعض طلباء کو جو ملک کے شمالی علاقوں سے آئے تھے کہ تقریباً 750 کلومیٹر کا مشکل اور تھکا دینے والا سفر طے کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اجرِ عظیم سے نوازے آمین۔

شعبہ رہائش:

طلباء کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ کے قرب میں واقع ایک مکان کرائے پر لے کر اسے بطور رہائش گاہ استعمال کیا گیا۔ یہ رہائش گاہ تعلیم الاسلام احمدیہ پرائمری سکول اکرافو کے بالکل قریب واقع ہے۔ اسکول کی انتظامیہ کے تعاون سے اسکول کے 2 کمروں کو حاصل کر کے انہیں بھی استعمال میں لایا گیا۔ رہائش گاہ میں بنیادی نوعیت کی تمام ضروریات مہیا کی گئیں تا کہ انہیں یہاں گھر کا ماحول میسر آ سکے۔ روزانہ ان کے کمروں میں مچھر مار سپرے باقاعدگی سے کیا جاتا رہا تا کہ کوئی طالب علم بھی ملیریا کا شکار نہ ہو۔

شعبہ خوراک:

الحمدللہ اس تمام عرصے میں ان طلباء کو بہت اعلیٰ اور متناسب خوراک مہیا کی گئی ہے۔ جب کہ بریک ٹائم میں طلباء کو باقاعدگی کے ساتھ ریفرشمنٹ مہیا کی جاتی رہی۔ بیمار طلباء کے لئے پرہیزی کھانے کا اہتمام بھی کیا جاتا رہا۔ الحمدللہ۔ اس کلاس کے 4 طلباء کو جامعہ احمدیہ کی میس کمیٹی کا حصہ بنا کر ان سے جہاں کھانے کی تقسیم میں مدد لی گئی وہاں انہیں انتظامی کام سیکھنے کا موقع بھی حاصل ہوا۔

شعبہ کھیل:

طلباء کی ورزشی سرگرمیوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ روزانہ طلباء کھیلوں میں شامل ہوں۔ فٹبال اور والی بال باقاعدگی سے کھیلا جاتا رہا۔ اس عرصے میں کل 4 مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے جن میں فٹبال اور والی بال کے علاوہ مقابلہ دوڑ 100 میٹر اور مقابلہ پنجہ آزمائی کا انعقاد کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تمام طلباء نے باقاعدگی سے مارننگ واک بھی کی۔

شعبہ طبی امداد:

تمام ایسے طلباء جو بیمار تھے انہیں ابتدائی طبی امداد مہیا کی گئی۔ جو طلباء زیادہ بیمار ہوئے انہیں حسب ضرورت ڈاکٹرز کے پاس بھی بھجوایا گیا تا کہ ان کا باقاعدہ علاج ہو سکے۔

شعبہ تربیت:

ان طلباء کی تربیت کے حوالے سے انہیں پانچ احزاب میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر حزب پر ایک سائق مقرر کیا گیا جو ان کی روزانہ کی نمازوں کی حاضری، کھیل میں شمولیت کی حاضری، ان کی کمروں اور بستروں کی صفائی کا ریکارڈ رکھتے تھے۔ نماز فجر اور نماز عصر سے قبل طلباء کو اٹھانے کے لئے خصوصی صلّ علیٰ بھی کروایا جاتا رہا تا کہ طلباء کو اس کی اہمیت کا احساس ہو۔ ہفتے میں ایک بار باجماعت نماز تہجد کا التزام کیا جاتا رہا جب کہ دوران ایام ایک بار تمام طلباء نے نفلی روزہ بھی رکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطبات جمعہ کو سنوانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا رہا نیز جلسہ سالانہ جرمنی میں پیارے آقا کے تمام خطابات بھی طلباء کو سنوائے گئے۔ اسی طرح نماز فجر اور نماز عصر پر باقاعدگی کے ساتھ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کی ڈیوٹی ہوتی تھی جو نماز پڑھانے کے بعد درس قرآن کریم اور درس حدیث کا اہتمام بھی کرتے تھے۔

شعبہ آب رسانی:

ان ایام میں پانی کی ترسیل میں بے قاعدگی کی وجہ سے کسی قدر مشکل کا سامنا درپیش تھا۔ باوجود ان تمام مشکلات کے بھی اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ تمام طلباء کو ان کی حسب ضرورت پانی مہیا کیا جا سکے۔ الحمدللہ۔

شعبہ وقارِ عمل:۔

تمام طلباء کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے انہیں ہفتے میں ایک بار باقاعدگی سے وقار عمل کروایا گیا تا کہ ان میں وقار عمل کی اہمیت اور اس کی ضرورت کا احساس اجاگر کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس شعبہ کے ذریعے کلاس رومز اور ان کی رہائش گاہ کے اردگرد کی صفائی کا کام بھی کروایا گیا۔

شعبہ نظم وضبط:

اس بار طلباء کی رہائش چونکہ جامعہ احمدیہ کے احاطے میں مہیا نہیں کی جا سکی تھی جس وجہ سے ناظم صاحب رہائش گاہ اور ان کی تمام ٹیم نے بہت محنت سے اس شعبے کی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ رہائش گاہ پر مستقل 2 طلباء جامعہ احمدیہ تعینات ہوا کرتے تھے جو نہ صرف طلباء کی نگرانی کرتے تھے بلکہ ان کی ہر معاملے میں مدد اور رہنمائی بھی کرتے تھے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

شعبہ تدریس:

طلباء کی تدریس کے حوالے سے ایک تفصیلی ٹائم ٹیبل مرتب کیا گیا جس میں صبح 7:30 سے لے کر دوپہر 1:30 تک کا وقت باقاعدہ تدریس کے لئے مختص کیا گیا۔ جس میں انہیں قرآن کریم ناظرہ، قرآن کریم کی چند بنیادی سورتوں کا حفظ، ابتدائی فقہی مسائل، چہل احادیث، دینی معلومات، علم کلام کے تحت وفات مسیح، صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور ختم نبوت کے مضامین پڑھائے گئے۔ جب کہ عیسائیت کے بطلان کے مضمون میں طلباء کو ردِّ کفارہ، ردِّ تثلیث اور صلیب سے بچ جانے کے دلائل سکھائے گئے۔

ہر روز بعد از نماز مغرب طلباء کے لئے ایک خصوصی کلاس کا انتظام کیا جاتا رہا جس میں انہیں نماز سادہ و باترجمہ کے ساتھ ساتھ مسائل نماز سکھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد طلباء کا ڈیڑھ گھنٹے کا اسٹڈی ٹائم ہوتا تھا جب کہ ہر جمعرات کو طلباء کے لئے خلفائے احمدیت کی Biography پر مبنی ویڈیوز دکھائی جاتی تھیں۔ ان ایام میں تمام طلباء نے خداتعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط بھی تحریر کئے۔

اس عرصے میں طلباء کے مابین کل 4 علمی مقابلوں کا انعقاد بھی کیا گیا جن میں مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ اذان مقابلہ تقریر اور پیغام رسانی شامل ہیں۔

مورخہ 30 جون کو طلباء کا باقاعدہ امتحان لیا گیا جس میں کامیاب ہونے والے طلباء کو سند کامیابی سے نوازا گیا جب کہ تمام شاملین طلباء کو سند شرکت بھی دی گئی۔

تقریب تقسیم انعامات:

مورخہ 3/جولائی کو اس کلاس کی اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم الحاج مولانا محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول غانا تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا نے مکرم مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد خاکسار نے اس کلاس کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم نائب امیر صاحب اول نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کلاس میں بہترین ریجن Upper West قرار پایا۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم مہمان خصوصی صاحب کے ساتھ تمام اساتذہ وطلباء تعلیم القرآن کلاس کی گروپ فوٹو بنائی گئی۔

تمام قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور تمام انتظامیہ جامعہ احمدیہ غانا اور طلباء کو اجر عظیم سے نوازے۔ اور آئندہ بھی ہمیں اس قسم کی بابرکت کلاسز کے انعقاد کرتے رہنے کی خاص توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❂❂❂❂❂

مالٹا کے اخبارات میں
دہشتگردی اور خودکش حملوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

(لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا)

اس وقت دہشت گردی نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جس میں بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمان بھی ملوث پائے جاتے ہیں۔ مغرب میں ان دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کو موردِ الزام ٹھہرایا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ جو کہ اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کا علم بلند کئے ہوئے ہے ہمیشہ ان دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی ہے اور انہیں کلیۃً اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیا ہے اور دین برحق کا مکمل دفاع کرتے ہوئے صحیح تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔

مالٹا میں بھی جماعت احمدیہ کو دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں خاکسار کا ایک مضمون ''اسلام ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے'' انگریزی زبان میں مؤرخہ 24 مئی 2010ء مالٹا میں کثیر تعداد میں شائع ہونے والے ایک انگریزی اخبار دی ٹائمز (The Times) میں شائع ہوا۔

28 مئی کو لاہور حملوں کے بعد خاکسار نے ''دہشت گردی اور خودکش حملے'' کے عنوان سے مالٹی زبان میں ایک تفصیلی مضمون ایک ہفت روزہ مالٹی اخبار illum میں لکھا جس میں خاکسار نے دہشت گردی اور خودکش حملوں کے خلاف اسلامی تعلیم، جماعت کے خلاف مذہبی منافرت، لاہور حملوں کا ذکر نیز دہشت گردی اور خودکش حملوں کی مذمت پر تفصیل سے لکھا۔ ایڈیٹر نے اپنے اخبار کے دو مکمل صفحات پر مع تصاویر اس مضمون کو شائع کیا۔

مؤخرالذکر مضمون میں لکھا گیا کہ دہشت گردی نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان یا بعض مسلمان گروہ دہشت گردی اور خودکش حملوں میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ ان چند ایک مسلمانوں اور ان کی بری حرکتوں کی وجہ سے بدقسمتی سے مذہب اسلام کو ان مٹھی بھر مسلمانوں حتی کہ غیر مسلموں کے دہشت گردی کے کاموں کا بھی ذمہ دار ٹھہرا دیا جاتا ہے۔

بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ان دہشت گردوں کو مذہبی لیڈروں اور تنظیموں کی بہت بڑی مدد اور پشت پناہی حاصل ہے۔ تاہم یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ دہشت گرد صرف چند مسلمانوں پر مشتمل ایک گروہ ہے اور مختصر یہ کہ وہ اسلام کے سفیر نہیں ہیں کیونکہ وہ صرف اپنے ذاتی اور سیاسی ایجنڈوں یا مقاصد کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عہدوں اور قوانین کو توڑنے والے ہیں اور اس بات کے حقدار ہیں کہ ان کی سختی سے مذمت کی جائے اور انہیں ان کے متشددانہ اور دہشت گردانہ اعمال کی ملکی قوانین کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اور حد درجہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ اب ان دہشت گردوں نے جماعت احمدیہ پر بھی حملے کئے ہیں جو کہ امن ومحبت پر ایمان رکھتی ہے اور پہلے ہی مختلف ممالک میں تشدد اور منافرت کا شکار ہے۔ اور ماضی میں بھی اس جماعت کے کئی افراد کو شہید کیا جا چکا ہے۔

جماعت احمدیہ امن، برداشت، محبت و بھائی چارہ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں عزت وتکریم کے اُصولوں پر یقین رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم کی اس تعلیم پر مکمل ایمان رکھتی ہے اور اس پر مکمل طور پر عمل پیرا ہے کہ ''لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْن (بقرہ:257)۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں''۔

اس مضمون میں 28/مئی کو لاہور میں احمدیہ مساجد میں ہونے والے نہایت ظالمانہ حملہ اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی شہادتوں کا بھی ذکر کیا گیا اور بتایا گیا کہ جماعت کے خلاف کئی ظالمانہ قوانین ملک میں رائج ہیں۔ الغرض دہشتگردی کے خلاف اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اس کی پُرزور مذمت کی گئی اور بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے اور حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔

یہ تفصیلی مضمون مالٹی زبان میں حسب ذیل اخبار میں شائع ہوا:

{Illum ۔ اِلُوم، 4 جولائی 2010ء بروز اتوار صفحہ 18-19 ۔ مالٹا}

اس طرح کثیر تعداد تک صحیح اسلامی تعلیم پہنچانے کی توفیق ملی۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

❂❂❂❂❂❂❂❂

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت میاں ابراہیم صاحبؓ پنڈوری

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24 ستمبر 2008ء میں حضرت میاں ابراہیم صاحبؓ آف پنڈوری جہلم کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں ابراہیم پنڈوری جہلم کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام میاں عمر بخش تھا جو نمک، گاچنی مٹی اور کچے برتنوں کا کاروبار کرتے تھے۔

آپؓ کی بیعت ابتدائی ایام کی ہے۔آپ اس بات کے قائل تھے کہ یہ زمانہ ظہور امام کا ہے چنانچہ تلاش مسیح میں افغانستان چلے گئے۔ وہاں کسی نے بتایا کہ قادیان پنجاب کے گاؤں میں کسی نے دعویٰ کیا ہے تو پوچھتے پوچھتے قادیان چلے آئے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ جہلم تشریف لائے تو آپؓ بھی حضرت اقدس کے یکّہ کے آگے خوشی سے اچھلتے، اپنی پگڑی فضا میں لہراتے اور نعرے لگاتے مرزا غلام احمد کی جے۔ آپؓ کے ساتھ حضرت مولوی برہان الدین جہلمیؓ بھی تھے۔

طاعون کے دنوں میں آپؓ کے ایک بیٹے عبدالحق صاحب کی ران میں گلٹی نکل آئی تو غیراحمدی سیٹھی برادری نے طعنہ دیا کہ تم مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل طاعون دیتے ہو۔اس پر آپؓ نے کہا اگر میرا بیٹا اس طاعون سے فوت ہوگیا تو مسیح موعود (نعوذ باللہ) جھوٹے اور تم سچے اگر اس کے الٹ ہوا تو تمہیں ماننا پڑے گا۔ چنانچہ سیٹھی عبدالحق زندہ رہے اور 85 سال کی عمر پائی۔لیکن لوگوں نے وعدہ کے باوجود نہ مانا۔

آپؓ کی وفات 24 ستمبر 1926ء کو ہوئی اور بمطابق وصیت حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ کے ساتھ جہلم کے قبرستان میں دفن ہیں۔آپؓ کی اہلیہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

دوالمیال میں جماعت احمدیہ کی تاریخ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 اکتوبر 2008ء میں مکرم ریاض احمد ملک صاحب کے قلم سے دوالمیال ضلع چکوال میں احمدیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوالمیال قدرتی مناظر اور پرانی تہذیب و ثقافت اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس علاقہ میں کوروؤں اور پانڈووں کے آثار۔ بدھ مت۔ اشوکا اور جین مت کے اسٹوپے۔ ہندوؤں کی پرانی مذہبی اور لسانی یونیورسٹی کے آثار۔سنگھا پورہ شہر، قلعہ ملوٹ کے تاریخی آثار۔شہنشاہِ بابر کا تاریخی تخت بابری اور باغ صفا وغیرہ شامل ہیں۔

دوالمیال دولفظوں کا مجموعہ ہے''دولمی'' اور''آل'' یعنی دولمی کی اولاد۔ دوالمیال گاؤں کے جدامجد کا نام دولمی ہے۔جن کا شجرۂ نسب ان کے جدامجد قوم اعوان ''قطب شاہ عون'' سے ہوتا ہوا حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے۔

پہلی جنگ عظیم میں دوالمیال سے 460 آدمیوں نے حصہ لیا جن میں سے 100 سے زیادہ کمیشنڈ آفیسرز تھے۔اس جنگ میں کامن ویلتھ ممالک میں دو توپیں انعام میں دی گئی تھیں۔ایک توپ یورپ میں سکاٹ لینڈ کے ایک گاؤں کو انعام میں ملی تھی اور دوسری دوالمیال کے بہادر سپوتوں کو۔اس توپ کو کیپٹن غلام محمد ملک صاحب نے اپنے تالاب کے کنارے پر سجایا۔اس تالاب کے ساتھ ایک پیپل کا درخت بھی ہے جس کی عمر چھ سو سال سے زیادہ ہے اور تنا تقریباً 31 فٹ محیط کا۔ اونچائی تقریباً ڈیڑھ سو فٹ۔ پنجاب بھر میں اپنے تنے کی موٹائی، اونچائی، عمر اور ہیئت کے اعتبار سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔

دوالمیال سے 63 کے قریب صحابہؓ نے قادیان کا سفر کیا۔بعض نے یہ سفر پاپیادہ کیا۔اس گاؤں کے لوگوں نے نشانات اور معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔جس مخالف نے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی تھی وہ خود اسی سال طاعون کی نذر ہوا اور کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں اس نشان کو خود حضرت مسیح موعودؑ نے درج فرمایا ہے۔

دوالمیال کے پہلے احمدی حضرت حافظ ملک شہباز خان صاحبؓ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ مشرق سے ایک نور ابھرا ہے اور اس نے سارے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔آپ کو جب حضور علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر ملی تو بلا تامل ایمان لے آئے۔ یہاں کے پہلے امیر حضرت مولوی کرم داد صاحب کی قیادت میں 1927ء میں منارۃ المسیح کی طرز کا ایک مینارہ تعمیر کرنے کا کام احمدیہ مسجد میں شروع ہوا۔ مستری غلام محمد صاحب نے قادیان جاکر منارۃ المسیح کا معائنہ کیا اور واپس آکر 16 لکڑی کے بالوں اور 16 تختوں سے منارۃ المسیح کی طرز کا ایک مینار بنا کر سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ پھر دو سال کی انتھک محنت کے بعد یہ مینار 1929ء میں مکمل ہوا۔ 67-1964ء احمدیہ مسجد کی جدید تعمیر کی گئی۔ 1991ء میں اس مینار کی مرمت کروائی گئی اور تزئین کے لئے سنگ مرمر لگوایا گیا جس کا تقریباً تمام خرچ مکرم میجر ملک حبیب اللہ صاحب نے برداشت کیا۔ جبکہ ملک ممتاز احمد صاحب نے ذاتی مالی قربانی سے دفاتر، مربی ہاؤس کی تعمیر اور واٹر پمپ کی تنصیب کروائی۔

اس گاؤں کے میجر جنرل نذیر احمد ملک کا شمار پاکستان کے پہلے جرنیلوں میں ہوتا ہے اور آپ 1948ء کی جنگ کشمیر میں کور کمانڈر تھے اور آپ کو اس جنگ کا ہیرو مانا جاتا ہے۔ یہاں کے ڈاکٹر گل محمد ملک صاحب اس علاقہ کے پہلے مسلمان ڈاکٹر تھے۔تحصیل کونسل کے ممبر بھی رہے۔

احمدیہ مسجد سے ملحقہ اپنی جگہ محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ بیوہ ملک ضیاء احمد صاحب نے بطور عطیہ دے کر اعلیٰ قربانی کی مثال قائم کی۔مکرم ملک محمد احمد صاحب نے احمدیہ دارالذکر دوالمیال کو 1960ء میں لاؤڈ سپیکر کا عطیہ دیا۔اس وقت علاقہ بھر میں یہ پہلا لاؤڈ سپیکر تھا۔ دوالمیال میں لڑکیوں کا ایک پوسٹ گریجوایٹ کالج حضرت مولوی کرم داد صاحبؓ کے گھر میں قائم ہے۔

محترم چوہدری محمد شفیع صاحب زیروی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 اکتوبر 2008ء میں مکرمہ الف۔ قدوس صاحبہ کے قلم سے اُن کے والد محترم چودھری محمد شفیع صاحب زیروی کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم چودھری محمد شفیع صاحب جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ انڈیا کے شہر زیرہ میں یکم مارچ 1936ء کو پیدا ہوئے۔ پاکستان بنا تو سارا خاندان چیچہ وطنی کے ایک گاؤں میں آبسا۔اس خاندان میں احمدیت یوں آئی کہ آپ کے نانا مکرم چوہدری عبداللہ ذیلدار صاحب جو زیرہ کے بہت بڑے زمیندار تھے، کسی عدالتی کام کے سلسلے میں زیرہ شہر گئے جہاں اسی دن جماعت احمدیہ کے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کو ناکام کرنے کے لئے مخالفین نے شدید پتھراؤ کیا جس سے حضرت منشی اروڑے خانصاحبؓ بھی زخمی ہوئے۔اُن کی حالت دیکھ کر چودھری صاحب نے وجہ پوچھی تو حالات معلوم ہونے پر کہنے لگے کہ سچے لوگوں کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے۔ یہ شخص کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا جو آنحضرت ﷺ کی شان بیان کرے اور لوگ اسے لہولہان کردیں۔ پھر آپ نے اسی وقت کسی تحقیق کے بغیر احمدیت قبول کرلی اور اتنے مخلص احمدی ہوئے کہ اسی دن سے عدالتی اور زمین کے معاملات اپنے بڑے بیٹے کے سپرد کرکے کہا کہ ان کاموں میں کہیں نہ کہیں مبالغہ آرائی سے کام لینا پڑتا ہے اور حضرت صاحب کہتے ہیں ''جو جھوٹ بولتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں''۔

احمدیہ مسجد آپ کے گھر سے کافی فاصلہ پر تھی لیکن آپ دیگر نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی مسجد میں جاکر ادا کرتے۔ چندہ باقاعدہ دیتے۔

محترم چودھری محمد شفیع صاحب نے ابتدائی تعلیم تو شہر زیرہ سے حاصل کی۔ پھر M.A. انگریزی تک پاکستان میں تعلیم حاصل کی۔تعلیم کا کچھ عرصہ ربوہ میں بھی گزارا جہاں آپ کے ماموں مکرم فتح محمد صاحب رہائش پذیر تھے۔اور اسی دوران ایک واقعے کے بعد قبول احمدیت کی سعادت بھی حاصل کی۔ وہ واقعہ یہ تھا کہ 1964ء میں آپ کو ایسا بخار آیا جو کسی صورت اترنے کا نام نہیں لیتا تھا۔کوئی دوا اثر نہ کرتی۔ایک روز خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا جنہوں نے آپ کی کمر پر دو تین بار تھپکی دی اور کہا'' بیٹے آپ خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوجاؤ گے آپ تو بالکل ٹھیک ہوں''۔اس خواب کے بعد بخار نہیں تھا اور نہ دوبارہ ہوا۔ بغیر کسی دوائی کے خداتعالیٰ نے صحت یاب کردیا۔آپ نے اسی دن بیعت فارم پُر کردیا۔

آپ کی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ وابستگی اور عقیدت آپ کی شخصیت کا روشن پہلو تھی۔ ہر قسم کی پریشانی میں دعا کرکے پُرسکون ہوجاتے اور کہا کرتے کہ جس کا خدا دوست ہو جائے اسے بھلا دنیا کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے۔

قرآن کریم سے عشق تھا۔ تلاوت کرتے تو رقت طاری ہوجاتی۔سلسلہ پر تنقید برداشت نہ کرتے۔ کتب حضرت اقدسؑ کا مطالعہ بہت گہرائی سے کرتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت زیادہ شوق تھا اور مواقع سے پورا فائدہ اٹھاتے۔

آپ نے قریباً 25 سال ہائی ڈویژن میں سینیئر سپرنٹنڈنٹ کے طور پر لاہور میں کام کیا۔اپنے دفتر میں جب احمدی ہونے کا بتایا تو مخالفت شروع ہوگئی اور برتن بھی علیحدہ کردیا گیا۔پھر دیگر مقامات پر ٹرانسفر ہوتی رہی اور ہر جگہ مخالفت جاری رہی۔آخر آپ نے تنگ آکر ریٹائرمنٹ لے لی اور معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔ جلد ہی ایک ایسا افسر آیا جس نے آپ کو دفتر بلاکر نہایت احترام سے پرائیویٹ طور پر ملازمت کی پیشکش کی۔ایسے میں آپ نے اپنا گلاس دفتر میں خود الگ رکھا لیکن دفتر والا گلاس اکثر ٹوٹ جاتا اور دوسرے احباب ہمیشہ آپ کا گلاس مانگ کر پانی پیتے۔

دوسروں کے آرام کا باریکی سے خیال رکھتے۔ گھر کے قریب مسجد تھی۔ نمازی گھر کے سامنے سے گزرتے تھے اس لئے گھر میں فرش نہ دھونے دیتے کہ باہر زمین گیلی ہوجائے گی اور نمازیوں کو دشواری ہوگی۔ بیٹے کی شادی پر بھی دف بجانے سے منع کردیا تاکہ شور سے مسجد کے احترام میں خلل نہ آئے۔

آپ کو خاندان میں بھی کافی مخالفت کا سامنا تھا۔اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ سب کی تربیت اور شادیاں سلسلہ کی تعلیمات کے مطابق کیں۔احمدیت کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہتے۔

2007ء میں قادیان جانے کی توفیق بھی ملی۔ بتایا کرتے کہ قادیان جاکر ایک احمدی نیا جنم لے کر آتا ہے۔ جماعتی کاموں میں بھی بہت شوق اور لگن سے حصہ لیتے۔ کچھ عرصہ جائیداد کے سیکرٹری رہے۔ سیکرٹری تعلیم القرآن تو وفات تک رہے۔

محترم چودھری صاحب 21 اپریل 2008ء کو حسب معمول نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن سے فارغ ہوئے تو اچانک ہارٹ اٹیک ہونے سے وفات پاگئے۔

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ مئی 2008ء میں شامل اشاعت ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

جو برسوں سے شمعِ ہدیٰ جل رہی ہے
زمانے کو تازہ ضیاء مل رہی ہے
بہت فیض پایا خلافت سے ہم نے
دلوں کو نئی اک غذا مل رہی ہے
خلافت کے سائے میں محفوظ ہیں ہم
سروں کو ہمارے رِدا مل رہی ہے
خلافت کا دامن نہ چھوڑیں گے ہرگز
خلافت سے ہم کو بقا مل رہی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
1st October 2010 – 7th October 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 1st October 2010

00:05 MTA World News & Khabranama
00:45 Tilawat
01:00 Insight & Science and Medicine Review
01:35 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th November 1994.
02:40 Historic Facts
03:15 MTA World News & Khabranama
03:45 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th November 1994.
05:25 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:35 Siraiki Service
09:00 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 12th May 1994.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahabiyat-e-Rasool
12:00 Live Friday sermon
13:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:25 Zinda Log
13:55 Bengali Service
15:00 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Friday Sermon [R]
17:30 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 2nd October 2005.
18:00 MTA World News
18:30 Bengali Service
19:30 Arabic Service
20:30 Friday Sermon [R]
21:40 Insight & Science and Medicine Review
22:15 MTA Variety
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 2nd October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 International Jama'at News
01:25 Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th November 1994.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 1st October 2010.
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 International Jama'at News
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 15th March 1998.
09:55 Friday Sermon [R]
11:05 Indonesian Service
12:10 Tilawat
12:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:10 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Live Rah-e-Huda
18:10 MTA World News
18:25 Yassarnal Qur'an
18:45 Arabic Service
20:50 International Jama'at News
21:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]
23:50 Friday Sermon [R]

Sunday 3rd October 2010

01:05 MTA World News & Khabarnama
01:40 Tilawat
01:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd December 1994.
03:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:15 Friday Sermon: rec. on 1st October 2010.
04:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:35 Zinda Log
08:10 Faith Matters
09:15 Huzoor's Jalsa Salana Address
10:10 Indonesian Service
11:10 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon.
11:55 Tilawat
12:05 Yassarnal Qur'an
12:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:10 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 MTA Variety
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:30 Ashab-e-Ahmad

Monday 4th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:00 International Jama'at News
01:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
02:10 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th December 1994.
03:10 MTA World News & Khabarnama
03:45 Friday Sermon: rec. on 1st October 2010.
05:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th November 1998. Part 2.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th November 1998.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 23rd July 2010.
11:00 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Maulana Muhammad Kareem Uddin Shahid about the Holy Qur'an.
11:40 Tilawat
11:50 International Jama'at News
12:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 18th September 2009.
15:05 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th December 1994.
20:35 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10 Jalsa Salana Speeches [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Tuesday 5th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th September 1994.
02:20 MTA World News & Khabarnama
02:55 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th November 1998.
04:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:35 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Science and Medicine Review & Insight
07:05 Zinda Log
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:45 Question and Answer Session: recorded on 15th November 1998.
10:05 Indonesian Service
10:55 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 20th November 2009.
12:05 Tilawat
12:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:45 Science and Medicine Review & Insight
13:15 Bangla Shomprochar
14:20 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009.
15:05 Historic Facts
15:40 Yassarnal Qur'an
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 1st October 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 6th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:40 Dars-e-Malfoozat
01:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th December 1994.
02:05 Learning Arabic: lesson no. 20.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:50 Question and Answer Session: recorded on 15th November 1998.
05:10 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Art Class: with Wayne Clements.
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.07:25 Atfal Rally: held in Rabwah.
08:25 Question and Answer Session: recorded on 22nd November 1998.
09:30 Indonesian Service
10:30 Swahili Service
11:25 Tilawat
11:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
11:55 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 21st March 1986.
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Huzoor's Jalsa Salana Address
14:40 Rah-e-Huda
16:10 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:40 Faith Matters
17:55 MTA World News
18:15 Arabic Service
19:20 Real Talk
20:05 Dars-e-Hadith
20:20 Atfal Rally [R]
21:15 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
22:05 From the Archives [R]
23:05 MTA World News & Khabarnama
23:45 Tilawat & Dars-e-Hadith

Thursday 7th October 2010

00:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th December 1994.
01:15 Huzoor's Jalsa Salana Address
02:00 MTA World News
02:15 Atfal Rally: held in Rabwah.
03:20 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 21st March 1986.
04:40 Art Class: with Wayne Clements.
05:10 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 8th May 1994.
10:25 Indonesian Service
11:25 Pushto Service
12:10 Tilawat
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 1st October 2010.
14:05 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st December 1994.
15:20 Masih Hindustan Main [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Dars-e-Malfoozat
16:50 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:45 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 24 September , 2010 | Issue No. 39

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم وجرمنی، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

فرینکفرٹ سے لندن واپسی

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

دسویں اور آخری قسط

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بوڑھے، بچے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعدازاں قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد وخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بعضوں کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ کیلئے (Calais) تک کا سفر 600 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بلجیم میں داخل ہوئے اور بلجیم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً پونے دو بجے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹر وے پر Carestel ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم صبح سے ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہوچکے تھے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ سے باہر ایک کھلے لان میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

یہاں آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جرمنی سے الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی، جنرل سیکرٹری صاحب، یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں دو بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بلجیم میں مزید 95 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بلجیم کا بارڈر عبور کرکے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

پانچ بجے قافلہ Calais کی پورٹ پر پہنچا۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Calais پورٹ تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضور انور کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کرکے واپس فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ امیگریشن اور دیگر سفری دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں رکیں۔ فیری کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ڈاکٹر عبدالمومن جدران صاحب سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں حضور انور ناصر امینی صاحب کی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور گاڑی کے بارہ میں بعض امور اور اس میں نصب مختلف Systems کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے اور قافلہ کی چھ گاڑیاں P & O Ferries میں داخل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے اتر کر فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

فیری اپنے وقت پر سوا چھ بجے Calais سے برطانیہ کی پورٹ Dover کے لئے روانہ ہوئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق پونے سات بجے شام Dover پہنچی۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)۔

Dover پورٹ پر مکرم امیر صاحب UK، مبلغ انچارج صاحب UK، صدر صاحب خدام الاحمدیہ UK اور بعض دیگر مرکزی اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

یہاں سے سات بجے لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔ بچیاں گروپس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے۔ مرد حضرات ایک علیحدہ حصہ میں صف آراء تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مرد احباب کی طرف بھی تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ زیمبیا (Zembia) میں مختلف جماعتی سرگرمیاں

(رپورٹ: محمد جاوید۔ مبلغ سلسلہ زیمبیا)

ایگریکلچرل شو میں نمائش کا انعقاد

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ زیمبیا نے لوساکا (Lusaka) میں منعقد ہونے والے ایگریکلچرل شو میں شرکت کی اور سٹال لگایا۔ اس شو کے دوران قریباً 15 ہزار سے زائد پمفلٹس تقسیم کئے اور 200 سے زائد CDs تیار کی گئیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ پر مبنی تھیں۔ نیز عرب افراد کے لئے الحوار المباشر پروگرام پر مبنی 300 سے زائد سیڈیز تیار کی گئیں۔

اسی طرح الحوار المباشر کے پانچ پروگرام جو آنحضرت ﷺ کی شان میں ہیں ان کی 300 سیڈیاں بھی تیار کی گئیں۔

ایک ہفتہ کے دوران 25 ہزار سے زائد افراد نے ہمارے سٹال کا وزٹ کیا۔ اکثر لوگوں نے ہمارا لٹریچر اور سیڈیز خریدیں۔ بعض کو تحفۃً بھی دی گئیں۔ اس موقع پر قرآن کریم اور دیگر کتب کی بہت مانگ رہی اور اس دوران کل 13 لاکھ 60 ہزار زیمبین کواچے کی سیل (Sale) ہوئی۔

ہمارے سٹال پر لبنان، مصر، عمان، لیبیا اور عراق سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آئے اور عربی کتب اور قرآن مجید کے تراجم دیکھ کر حیران بھی ہوئے اور اس کو سراہا۔ ان کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں بتایا گیا۔ اور بعض پمفلٹس دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو کھولے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

اس دوران انڈیا سے تعلق رکھنے والے بعض افراد نے ہمارے سٹال کا وزٹ کیا اور تراجم قرآن کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ یہ جماعت عظیم خدمات انجام دے رہی ہے۔

لوسا کا مشن ہاؤس میں خطبات جمعہ سننے کا انتظام ہے اور باقاعدگی کے ساتھ حضور انور کے خطبات اور خطابات دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مرکزی مشن ہاؤس میں خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور انور کے خطبات کا انگریزی زبان میں خلاصہ تیار کرکے جماعتوں کو بھجوایا جاتا ہے۔

اس وقت زیمبیا کے ایسٹرن پراونس میں سات مساجد ہیں اور آٹھویں مسجد کی تعمیر جاری ہے۔ ماہ جولائی میں سنٹرل پراونس میں ننگوما کا دورہ کیا جہاں مسجد کی تعمیر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تکمیل کے بعد ہمیں مخلص نمازی عطا کرے جو اس مسجد کی رونق میں اضافہ کریں۔ آمین۔

ان علاقوں میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے بعض دشواریاں ہیں اور ہم نئی ایجادات سے استفادہ نہیں کرسکتے۔ عام طور پر کار کی ایک بیٹری کے ساتھ ایک گاؤں میں گھنٹہ ڈیڑھ کے لئے ویڈیو لگا دی جاتی ہے اور لوگوں کو مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور زیمبیا میں بھی اسلام اور احمدیت کا سورج بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکے۔ آمین